

استوریوں والی خیر (الحلیہ)

مدیر اعلیٰ  
محمد الیاس گھمن

بنت اہلسنت

جلد نمبر 4 جون 2013ء شماره 6

اگر آب کی بیٹی  
دلہن بننے والی ہے

طنز کی چبھن

خواتین  
کے لئے بشارتیں

الحناف میڈیا سروسز  
AMS

استو صوابا النساء خیراً (الحديث)

# بنت اہلسنت

شماره 06

جون 2013ء

جلد 4

مولانا محمد الیاس گھمن

زیر برقی

حضرت اقدس، عارف باللہ حکیم

شاہ محمد اختر

لوہن سنٹر

مولانا بشیر احمد قاسمی

انجمنی ہولڈرز مہر لگائیں اور ہدیہ دینے والے اپنا نام لکھیں!

منی آڈر بھیجئے کا پیسہ

مکتبہ اہل السنۃ الجماعۃ

87 جنوبی لاہور ڈسٹرکٹ

0332-6311808

www.islahunnisa.com

islahunnisa@gmail.com

معاون مدیر

عابد جمشید دانا

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، ایم بی اے، پشاپ یونیورسٹی لاہور

محافظ کلیم اللہ

فاضل دارالعلوم عمید گاہگیر والا، فاضل شعبہ صحافت جامعہ الرشید کراچی

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک

35 ڈالر..... سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک

25 ڈالر..... سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر..... سالانہ

قیمت فی شمارہ 20/- روپے

240/- روپے

علاوہ ڈاک خرچ سالانہ زر تعاون

دفتر ماہنامہ بنات اہلسنت

بالمقابل جامعہ حقانیہ نزدیکی کجری قینچی امر سدھولاہور

## فہرست

5..... طنز کی چھن

اداریہ

7..... اگر آپ کی بیٹی دلہن بننے والی ہے !!

ام محمد

9..... جنگ احد کی ایک مجاہدہ

اہلیہ مفتی شبیر احمد

12..... خواتین کے لیے بشارتیں

فائزہ نور

15..... شعبان کا مہینہ..... ہم کیا کریں؟

مولانا محمد بلال جھنگوی

19..... محترمہ عقیفہ بہن (پریتی) سے ایک ملاقات

33..... حصول اولاد کے مجرب وظائف و عملیات

34..... اہل السنۃ والجماعت..... آقا کی عطا ہے

ترتیب: اہلیہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

63..... ڈرائی فروٹ کیک

## درس قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ

سورۃ آل عمران: 92

**ترجمہ:** (اے ایمان والو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہِ خدا) میں خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے۔

**تشریح:**

حق اللہ کی مکمل ادائیگی، خیر کامل اور نیکی کا کمال جب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنی محبوب چیزوں میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو قرآنی احکام کے اولین مخاطب اور احکام قرآنی کی تعمیل کے سچے عاشق تھے، اس آیت کے نازل ہونے پر انہوں نے اپنی محبوب چیزوں پر نظر ڈالی اور ان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے لگے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا مسجد نبوی کے بالکل مقابل اور متصل باغ تھا جو آپ کو اپنی جائیداد میں سب سے زیادہ محبوب تھا، اس آیت کے نازل ہونے پر وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ باغ پیش کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ ہی سے اپنے اقرباء اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم فرما دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اپنا ایک گھوڑا لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئے جو انہیں بہت محبوب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرما کر انہی کے صاحبزادے اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کنیز سب سے زیادہ محبوب تھی، آپ نے اسے اللہ کی رضا کے لیے آزاد کر دیا۔



## درسِ حدیث

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ: كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ مَعَ أَنَسٍ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى صَبِيَّانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

جامع ترمذی رقم: 2620

ترجمہ:

حضرت سیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بنانی کے ہمراہ جا رہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔ پھر حضرت ثابت نے بتایا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو بچوں کو سلام کیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا، آپ علیہ السلام بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا۔

تشریح:

اس حدیث مبارک میں بچوں کے سلام کرنے کا عمل بیان کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لیے معلم بنا کر بھیجے گئے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بڑوں کو آداب سکھائے وہاں بچوں کے مذہبی شعور کا بھی خیال رکھا اور انہیں محبت و انس کے ساتھ آداب سکھائے تاکہ بڑے ہو کر ان کے لیے دین پر عمل کرنا آسان ہو۔ ان آداب کے پیشِ نظر بچے جب مدرسہ و مسجد یا سکول جانا شروع کریں تو انہیں انگریزی سلام [Good Mornig] کرنے کی بجائے ”السلام علیکم“ کہنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

## طنز کی چبھن

اداریہ

جب کبھی لادین لابیوں اور غیر مسلم معاشرے میں اسلام دشمن نظریے کی کونپل نمودار ہوتی ہے اغیار تو اغیار رہے کچھ نادان مسلمان دانشور بھی اس کی آبیاری میں کرنے لگ جاتے ہیں۔ دورِ حاضر میں بین الاقوامی سطح پر مسلم قوم کی ترقی کا گراف بہت نیچے ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اور کیا بتلائی جا رہی ہے؟

سائنسی ترقی کے منطقی اسباب اس کے آغاز، عروج اور انجام پر غور و فکر اور اس کی جہات کا تعین کرنے کی بجائے بد قسمتی سے اس کا ذمہ دار اسلام کے آفاقی قوانین کو ٹھہرایا جا رہا ہے کہ اسلام مرد و عورت کو برابری اور مساوات کی راہ سے پر چلنے سے منع کرتا ہے جس کی وجہ سے ہم شاہراہ ترقی پرست روی کا شکار ہیں اگر مرد کے شانہ بشانہ عورت بھی چل پڑے تو ہم بھی معاشرے کی دوڑ میں آگے نکل سکتے ہیں۔ دیگر ممالک بالخصوص یورپ میں مرد و زن کی آزادانہ ”آزادی“ ہی ترقی کا اصل دار و مدار ہے۔ اسی کے بل بوتے وہ ستاروں پر کمندیں ڈال چکے ہیں اور مسلم قوم بسم اللہ کے گنبد میں ابھی تک قید ہے۔ عالمی حالات پر نظر رکھنے والے ارباب علم و فضل اور اصحاب حل و عقد بخوبی جانتے ہیں کہ اگر مرد و عورت کی بے لگام برابری ان کا بے محابا اختلاط ہی ترقی کا ذریعہ ہے تو دنیا میں بسنے والی مخلوق تو میں انسانی پابندیوں کے آزاد، تہذیب اور اخلاق سے کوسوں دور خصوصاً افریقہ کے تاریک براعظم میں یہ ”ذرائع“ گوروں سے کہیں بڑھ کر ہیں لیکن وہ ترقی کی بجائے تنزلی اور

خط ذلت کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں اس لیے یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے۔ اس جھوٹ کو پروان چڑھانے کے لیے مغرب نے کئی تانے بانے بنے۔ عورت کے حسن لطافت، نزاکت اور اس کی فطرت کو برابر و مساوات کی دلدل میں دھکیلا۔ گھر جیسے پر امن ماحول سے نکالا، کندھے سے کندھا ملا کر چلنے کا دلفریب نعرہ دے کر دفاتر، شاپنگ سینٹرز، تشریری ایجنسیوں، فضائی کمپنیوں اور پبلک مقامات پر لا کر مردوں کی دل بستگی کا ذریعہ بنایا۔ اسلام نے عورت کو جو تقدس، عزت، احترام اور نازک لمس اور بے ضرر جذبات کا حامل بنایا تھا اس کو یکسر ختم کر کے معاشی ذمہ داریوں کا بار بھی صنف نازک کے ناتواں کندھوں پر ڈال دیا اور مرد الگ تھلگ بیٹھ گیا۔ میری ذہنی کیفیت اتھل پتھل سی ہو جاتی ہے جب سوچتا ہوں کہ مخالفین اسلام اور نام نہاد مسلمان بھی اسلام کے کے ضمن میں عورت کے حقوق پر بات کرتے ہیں تو ان کی باتوں میں طنز کی چھن ہوتی ہے وہ اسلامی قوانین اور اس کی آفاقیت کو دقیانویت سے تعبیر کرتے ہیں العیاذ باللہ اسلام کو ایک فرسودہ نظام زندگی تصور کرتے ہیں اور اس کے پاکیزہ صفت مزاج کو غیر فطری اور غیر ضروری قرار دیتے ہیں اسلام کے احکامات کو آج بھی اگر عصر حاضر کے تقاضوں کے ضمن میں غور سے دیکھا جائے تو اسلام عورت کو وہ مقام بخشا ہے کہ جس کی مثال اقوام عالم کی قوانین میں کہیں نہیں ملتی۔ اس لیے اہل اسلام سے بالخصوص عرض کرتا ہوں کہ مغرب اور مغربیت زدہ لوگوں کے ورغلانے پر اسلامی احکامات کے نقائص مت نکالیں۔ ہاں! کسی بھی اسلامی حکم کی مصلحت، حکمت کی تحقیق کرنی ہو تو اہل بصیرت علماء سے استفسار کر لینا چاہیے۔

## اگر آپ کی بیٹی دلہن بننے والی ہے!!

ام محمد

1: میری پیاری بیٹی! کے گھر جا کر قناعت والی زندگی گزارنے کا اہتمام کرنا۔ جو دال روٹی ملے اس پر راضی رہنا، جو روکھی سوکھی شوہر کی خوشی کے ساتھ مل جائے وہ اس مرغِ پلاؤ سے بہتر ہے جو تمہارے اصرار کرنے پر اس نے ناراضگی سے دیا ہو۔

2: میری بیٹی! اس کا خیال رکھنا کہ اپنے شوہر کی بات کو ہمیشہ توجہ سے سننا اور اہمیت دینا اور ہر حال میں ان کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اس طرح تم ان کے دل میں جگہ بنا لو گی کیونکہ اصل آدمی نہیں آدمی کا کام پیارا ہوتا ہے۔

3: میری پیاری بیٹی! اپنی زینت و جمال کا ایسا خیال رکھنا کہ جب وہ تجھے نگاہ بھر کے دیکھے تو اپنے انتخاب پر خوش ہو اور سادگی کے ساتھ جتنی بھی استطاعت ہو خوشبو کا اہتمام ضرور کرنا اور یاد رکھنا کہ تیرے جسم و لباس کی کوئی بویا کوئی بری ہیئت اسے نفرت و کراہت نہ دلائے۔

4: میری پیاری بیٹی! اپنی شوہر کی نگاہ میں بھلی معلوم ہونے کے لیے اپنی آنکھوں کو سرے اور کاہل سے حسن دینا کیونکہ پرکشش آنکھیں پورے وجود کو دیکھنے والے کی نگاہوں میں چھا دیتی ہیں۔ غسل اور وضو کا اہتمام کرنا کہ یہ سب سے اچھی خوشبو ہے اور لطافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

5: میری پیاری بیٹی! ان کا کھانا وقت سے پہلے ہی اہتمام سے تیار رکھنا کیونکہ دیر تک برداشت کی جانی والی بھوک بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند ہو جاتی ہے اور ان کے آرام کرنے اور نیند پوری کرنے کے اوقات میں سکون کا ماحول بنانا کیونکہ

نہیں ادھوری رہ جائے تو طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

6: میری بیٹی! ان کے گھر اور مال کی نگرانی اور ان کے بغیر اجازت کوئی گھر میں نہ آئے اور ان کا مال لغویات، نمائش و فیشن میں برباد نہ کرنا کیونکہ مال کی بہتر نگہداشت حسن انتظام سے ہوتی ہے اور اہل عیال کی بہتر حفاظت حسن تدبیر سے۔

7: بیٹی! ان کی رازدار رہنا، ان کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ ان جیسے شخص کی نافرمانی جلتی پر تیل کا کام کرے گی اور تم اگر رازدوسروں سے چھپا کر نہ رکھ سکی تو اس کا اعتماد تم سے ہٹ جائیگا اور پھر تم بھی اس کے دورخ پن سے محفوظ نہ رہ سکو گی

8: بیٹی! جب وہ کسی بات پر غمگین ہوں تو اپنی کسی خوشی کا اظہار ان کے سامنے نہ کرنا یعنی ان کے غم میں برابر کی شریک رہنا۔

شوہر کی کسی خوشی کے وقت غم کے اثرات چہرے پر نہ لانا اور نہ ہی شوہر سے ان کے کسی رویے کی شکایت کرنا۔ ان کی خوشی میں خوش رہنا۔ ورنہ تم ان کے قلب کے مکرر کرنے والی شمار ہو گی۔

9: میری پیاری بیٹی! اگر تم ان کی نگاہوں میں قابل تکریم بننا چاہتی ہو تو اس کی عزت اور احترام کا خوب خیال رکھنا اور اس کی مرضیات کے مطابق چلنا تو اس کو بھی ہمیشہ ہمیشہ اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں اپنا بہترین رفیق پاؤ گی۔

10: بیٹی! اس نصیحت پر گرہ لگا لو کہ جب تک تم ان کی خوشی اور مرضی کی خاطر کئی بار اپنا دل نہیں مارو گی اور ان کی بات اوپر رکھنے کے لیے خواہ تمہیں پسند ہو یا ناپسند، زندگی کے کئی مرحلوں میں اپنے دل میں اٹھنے والی خواہشوں کو دفن نہیں کرو گی اس وقت تک تمہاری زندگی میں بھی خوشیوں کے پھول نہیں کھلیں گے۔

بیٹی! میں تمہیں اللہ کے حوالہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ زندگی کے تمام مرحلوں میں تمہارے لیے خیر مقدر فرمائے اور ہر برائی سے تم کو بچائے۔

## جنگِ احد کی ایک مجاہدہ

اہلیہ مفتی شبیر احمد

شوال تین ہجری ہے، میدان جنگ گرم ہے، مجاہدین اور کفار کی فوج نے اپنے گھوڑوں کے قدموں اور اپنے قدموں سے میدان جنگ میں دھول اور گرد کا طوفان پیدا کیا ہوا ہے اور اس گرد کے طوفان میں نظر آ رہا ہے کہ میدان کے پیچھے احد کا پہاڑ اپنی شان و شوکت سے کھڑا ہے اور اس کے دامن میں مجاہدین و کفار ایک دوسرے پر حملے پر حملے کر رہے ہیں۔ تلواروں سے، تیروں سے، نیزوں سے اور پتھروں سے.... ایک طرف مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو ہے تو دوسرے طرف کفار کا لشکر تین ہزار لوگوں پر مشتمل ہے، جو ہر طرح کے اسلحے، گھوڑوں اور اونٹوں کے ساتھ مقابلے کے لیے آئے تھے۔

جنگ کی اس گرمی میں جہاں حق و باطل ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہے ہیں وہیں چند خواتین مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی اور پانی پلانے کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مسلمانوں نے اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ جنگ کی ابتداء ہی میں کفار کے ساتھ بہادر جنگجو مارے گئے اور ایک یقینی فتح مسلمانوں کو نظر آنے لگی اور ایسے میں کفار میدان جنگ سے بھاگنے لگے، ان کے پیچھے ان کی خواتین جو کچھ دیر پہلے دف بجا بجا کر کفار کو مقابلے کے لیے ابھار رہی تھیں دف پھینک کر بھاگ رہی تھیں۔

مسلمانوں نے میدان میں موجود بقیہ کفار کو قیدی بنانا اور مال غنیمت جمع کرنا شروع کیا۔ ایسے میں ایک پہاڑی درہ جہاں سے کفار کے حملے کا خطرہ تھا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس تیر اندازوں کو حفاظت کے لیے اس تاکید



کے ساتھ مقرر کیا کہ جنگ کے حالات کچھ بھی ہوں جب تک انہیں مدد کے لیے یا مال غنیمت کے لیے بلایا نہ جائے وہ ہر گز اپنی جگہ سے نہ ہلیں۔ مگر ان تیر اندازوں نے جب میدان میں مسلمانوں کو مال غنیمت سمیٹتے دیکھا تو وہ بھی میدان کی طرف بھاگے اور اپنے کمانڈر کی بات کو بھول بیٹھے، اب اس پہاڑی درے پر کمانڈر سمیت صرف دس تیر انداز رہ گئے۔

کفار کا ایک دستہ جو بار بار درے کی طرف حملے کر رہا تھا اب جگہ خالی دیکھ کر درے کی طرف لپکا اور با آسانی ان دس لوگوں سے مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ میں مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کیا۔ اس اچانک حملے سے مسلمان بدحواس ہو کر ادھر ادھر بکھرنے لگے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے پکارا مگر انہیں آواز سنائی نہیں دی تو کفار نے شور مچا دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیے گئے۔ اب مسلمانوں کے حوصلے اور بھی کم ہو گئے۔

مگر چند اصحاب ایسے بھی تھے جو اب بھی بھرپور لڑائی کر رہے تھے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہ بے تاب ہو کر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگے اور بالآخر خود (جنگی ٹوپی) کے اندر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پر نور آنکھوں سے پہچان لیا اور یہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہ جو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے اور کفار کی طرف سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والے تیروں اور تلواروں کے وار کو اپنے جسم پر روکنے لگے۔

ایسے میں پانی پلانے والی عورتوں میں سے ایک عورت نے یہ منظر دیکھا تو اپنا مشکیزہ پھینک کر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑیں جہاں ان خاتون کا بیٹا پہلے ہی سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں مصروف تھا۔

خاتون نے بھاگتے ہوئے ایک مشرک کی تلوار اور ڈھال جو وہ پھینک کر بھاگ رہا تھا اپنے ساتھ لے لیا اور کفار کے حملے روکنے کی کوشش کی۔

یہ خاتون ایک طرف تلوار سے بھی دشمنوں کے قریب آنے سے روکتیں تو دوسرے طرف تیر سے بھی حملے کرتیں اسی دوران خاتون کے بازو پر ایک مشرک کی تلوار سے گہرا زخم لگا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو یہ تمام کارنامہ اپنی نظر سے دیکھ رہے تھے۔

فوراً ان کے بیٹے کو حکم دیا کہ اپنی ماں کو سنبھالو اور ان کی مرہم پٹی کرو۔ ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے خاندان والو! اللہ تم پر رحمت کرے، اے خاندان والو! اللہ تم پر رحم کرے۔

اور خود اپنی نگرانی میں ان کی مرہم پٹی کروائی اور ان خاتون کو کہا کہ آج تم نے بہت بہادری دکھائی جس پر خاتون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان میرے لیے دعا فرمائیے کہ جنت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہو۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرائی۔ دعائے خاتون کو بے حد خوشی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اب مجھے دنیا میں کسی مصیبت کی پروا نہیں۔

یہ بہادر خاتون جنہوں نے اپنی جان سے بڑھ کر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے نازک وقت میں حفاظت کی اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہادری کی تعریف کی حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت کعب تھا لیکن اپنی کنیت ام عمارہ ہی سے مشہور ہوئیں اور احد کے دن بہادری کے کارنامہ کے بعد لوگ انہیں خاتون احد کے نام سے یاد کرنے لگے۔

## خواتین کے لیے بشارتیں

فائزہ نور، کراچی

1. ایک حاملہ عورت کی دو رکعت کی نماز بغیر حاملہ عورت کی 80 رکعتوں سے بہتر ہے۔

2. جو عورت اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک ایک بوند پر ایک ایک نیکی عطا فرماتے ہیں۔

3. جو عورت اپنے بچے کے رونے سے رات بھر نہ سو سکے اللہ اس کو بیس غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر دیتے ہیں۔

4. جو شخص اپنی بیوی کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی شوہر کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

5. جو عورت اپنے شوہر کو اللہ کے راستے میں بھیجے اور خود گھر میں آداب کی رعایت کرتے ہوئے رہے وہ عورت مرد سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گی اور ستر ہزار فرشتوں اور حوروں کی سردار ہوگی اس عورت کو جنت میں غسل دیا جائے گا اور یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے خاندان کا انتظار کرے گی

6. جو عورت اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے سو نہ سکے اور اپنے بچے کو آرام دینے کی کوشش کرے تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور اس کو 12 سال کی مقبول عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

7. جو عورت اپنی گائے یا بھینس کا دودھ بسم اللہ شریف پڑھ کر دوہے وہ جانور اس عورت کو دعائیں دیتا ہے۔

8. جو عورت بسم اللہ پڑھ کر آٹا گوندھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ڈال دیتے ہیں۔

9. جو عورت غیر مرد کو دیکھنے جاتی ہے اللہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں جیسے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح غیر مرد کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

10. جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ اس کو خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے جتنا ثواب عنایت فرماتے ہیں۔

11. جو عورت نماز اور روزہ کی پابندی کرے پاکدامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے اس کو اختیار ہے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

12. دو افراد کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی ایک وہ جو اپنے مالک سے بھاگا ہو، دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو۔

13. جو عورت حاملہ ہو اس کی رات، عبادت کی رات اور دن روزہ میں شمار ہوتا ہے۔

14. جب کسی عورت کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے لیے ستر سال کی نماز اور روزے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے ہر رگ کے درد پر ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

15. اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد چالیس دن کے اندر اندر فوت ہو جائے تو اس کو شہادت کا درجہ عطا ہوگا۔

16. جب بچہ رات کو روئے، ماں بد دعا دیے بغیر دودھ پلائے تو اس کو ایک سال کی نماز اور روزے کا ثواب ملے گا۔

17. جب بچے کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آکر

خوشخبری سناتا ہے کہ اے عورت! اللہ نے تجھ پر جنت واجب کر دی۔

18. جب شوہر سفر سے واپس آئے اور بیوی اس کو کھانا کھلائے اور اس دوران اس نے کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اس عورت کو بارہ سال کی نفلی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

19. جب عورت اپنے شوہر کو کہے بغیر دبائے تو اس کو سات تولے سونا صدقہ کا اور اگر شوہر کے کہنے پر دبائے تو سات تولے چاندی کا ثواب ملتا ہے۔

20. جس کا خاوند اس پر راضی ہو اور وہ مر جائے تو جنت اس پر واجب ہو گئی۔

21. ایک نیک عورت ستر عام مردوں سے افضل ہے۔

22. اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھانا 80 سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

23. جنت میں لوگ اللہ کے دیدار کے لیے جائیں گے اس لیے عورتوں کو چاہیے کہ وہ نامحرم مردوں سے پردہ کریں باریک کپڑا پہننے والی عورتیں لوگوں میں خواہش رکھنے والی عورتیں یعنی تکلف سے بناؤ سنگھار کرنے والی عورتیں نہ تو جنت میں جائیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھنے کو ملے گی۔

### نماز اہل سنت والجماعت

اب عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں بھی دستیاب ہے

الحمد للہ! متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن کی شہرہ آفاق کتاب نماز اہل سنت والجماعت اردو میں بے حد پذیرائی کے بعد اب انگلش اور فارسی میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ کتاب آرڈر پر طلب فرمائیں۔

03216353540

## شعبان کا مہینہ..... ہم کیا کریں؟

مولانا محمد بلال جھنگوی

انسان کو ہر لمحہ ذات باری تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ رب العالمین کے لاتعداد احسانات اس پر ہیں اور اللہ تعالیٰ شکر گزاری اور بندگی میں ہی مومن کی معراج ہے کیونکہ یہ بندگی کے لیے ہی پیدا کیا گیا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون لیکن سال کے اندر کچھ ایسے بھی ایام آتے ہیں کہ جن کے اندر عبادت کرنے سے انسان ایسی منازل طے کر لیتا ہے جو باقی ایام میں طے کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہیں۔ کیونکہ ان ایام میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتی ہے ان اسلامی مہینوں میں اگر شوال رمضان کا تتمہ ہے تو شعبان ابتدا ہے کیونکہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی تیاری شعبان کے مہینہ سے کرنا شروع فرماتے جب شعبان کا چاند نظر آتا تو فرماتے اللھم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان۔

مجمع الزوائد ج 2 ص 165

اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجئے اور کبھی فرمایا کہ رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان کا مہینہ بڑا مہینہ ہے شعبان پاک کرنے والا ہے اور رمضان گناہوں کو معاف کرانے والا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اس مہینے میں روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رایتہ فی شہرا کثر صیاماً منہ فی شعبان۔

متفق علیہ



آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے علاوہ اور کسی مہینہ میں کثرت سے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک مقام پر یوں ارشاد فرمایا کہ رجب اور رمضان کے درمیان وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہو جاتے ہیں اور اس مہینہ میں اعمال اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اٹھائے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

نسائی

لیکن یہ روزے 15 شعبان سے پہلے پہلے رکھنے چاہیے کیونکہ پندرہ شعبان کے بعد روزے رکھنے کی ممانعت موجود ہے چنانچہ ترمذی شریف میں موجود ہے اذبقی نصف من شعبان فلا تصوموا اس پے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ پندرہ شعبان کے بعد روزہ رکھنا مکروہ ہے اور فقہاء کرام کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں ہم اعلم بمعانی الحدیث۔ کہ فقہاء احادیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں۔

اس مہینہ کی 15 تاریخ جس کو شب برأت بھی کہا جاتا ہے اس میں شریعت نے عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اور عبادت کی فضیلت بھی احادیث کی کتب میں موجود ہے کیونکہ اس رات اللہ رب العزت اپنی رحمت سے بندوں کو معاف فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کو رحمت کی نظر فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے ہیں سوائے اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے کے اور دلوں میں کسی مسلمان کا بغض رکھنے والے کے۔

ابن ماجہ ص 101

چنانچہ اس مبارک رات میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتے

ہیں لیکن اس کے باوجود پھر بھی کچھ شقی اور بد بخت انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی مغفرت نہیں کی جاتی اللہ تعالیٰ ہم سب کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت خاصہ کی نظر تمام مسلمانوں پر فرمائے۔

چنانچہ وہ محروم و بد قسمت لوگ جن کی اس مبارک رات میں بھی مغفرت نہیں ہوتی وہ یہ ہیں۔ مشرک، کینہ اور بغض رکھنے والا، کسی کو ناحق قتل کرنے والا، بدکار عورت، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب خور۔ اللہ رب العزت ان تمام گناہوں سے ہماری حفاظت فرمائے۔ خاتم المحدثین حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شب برأت اور اس کی فضیلت میں جو روایات ہیں وہ صحیح ہیں۔ آج کے اس پر فتن دور میں جہاں لوگوں کے ایمان کی حفاظت ضروری ہے وہی ان کے اعمال کی حفاظت بھی ضروری ہے کیونکہ کتنے ایسے لوگ اس زمین کے سینے پر بوجھ موجود ہیں جو شیطان کے راہ پر چل کر لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں کہ شعبان کی کوئی فضیلت موجود نہیں اور نہ ہی یہ احادیث صحیح ہیں۔

جس طرح بعض لوگ احادیث کا انکار کر کے امت کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہیں اس طرح بعض لوگ دین میں اضافہ کر کے اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں کہ وہ اس رات کو عبادت کرنے کو فرض یا واجب کا درجہ دیتے ہیں کہ اس میں اجتماعی شب بیداری کو ضروری سمجھتے ہیں اور اس کے لیے اعلانات کروائے جاتے ہیں اور اس رات کو حلوے مانڈے وغیرہ بنانا اور اس کو تقسیم کرنا وغیرہ کو اس رات کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے کہ گویا اس کے بغیر رات مکمل ہی نہیں ہوتی یا شب برأت کو اجتماعی قرآن خوانی کرنا اور یہ نظریہ رکھنا کہ روحوں

کی ملاقات ہوتی ہے اگر اس رات کو ایصالِ ثواب نہ کیا تو روحمیں بددعا کریں گی یا  
روحوں کا گھروں میں آنا مسجدوں میں چراغاں کرنا وغیرہ اعتقادات فضول ہیں  
جن کا اس رات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پر مزید ستم یہ ہوتا ہے کہ جو اللہ  
کے بندے اس رات رب کو منانے میں مشغول ہوتے ہیں ان کی نمازیں بھی  
خراب ہوتی ہیں۔ یہ وہ مبارک راتیں ہیں جن میں اللہ کی رحمت کا سمندر ٹھاٹھے  
مار رہا ہوتا ہے اور آواز دی جا رہی ہوتی ہے کہ کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں  
اس کو بخش دوں اور ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اس کی مغفرت کر دی  
جائے لیکن لوگ ان مبارک راتوں میں بھی رب کی نافرمانی کر رہے ہوتے ہیں۔

### انا للہ وانا الیہ راجعون

شاعر ختم نبوت جناب صوفی نذیر احمد، محمد فیصل حبیب جلاپوری کی نانی  
صاحبہ محترم جناب کرم دین بھٹی، مولانا محمد بلال جھنگوی کی دادی صاحبہ، محمد  
اولیس بزدار آف لیہ کی والدہ انتقال فرما گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف  
حادثات میں فوت ہونے والے افراد اور اسلامی سرحدات کی حفاظت کرتے  
ہوئے شہید ہونے والے افراد کی حق جل مجدہ مکمل مغفرت فرمائے۔ ان  
کے ایصالِ ثواب کے لیے ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھ  
کر دعا فرمائیں ماہنامہ بنات اہل السنۃ کے قارئین سے درخواست ہے کہ  
اپنے پیاروں کے ایصالِ ثواب کے لیے بذریعہ ایس ایم ایس اس نمبر پر  
اطلاع دیں۔

## محترمہ عفیفہ بہن (پریتی) سے ایک ملاقات

**سوال:** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

**سوال:** آپ نے ہمیں بتایا تھا کہ ہندوستان کی ایک ہاکی کھلاڑی آرہی ہیں تو ہم سوچ رہے تھے کہ آپ ہاکی کی ڈریس میں آئیں گی، مگر آپ ماشاء اللہ برقع میں ملبوس اور دستانے پہن کر مکمل پردہ میں ہیں، آپ اپنے گھر سے برقع اوڑھ کر کیسے آئی ہیں؟

**جواب:** میں الحمد للہ پچھلے دو ماہ سے سو فیصد شرعی پردہ میں رہتی ہوں۔

**سوال:** ابھی آپ کے گھر میں تو کوئی مسلمان نہیں ہوا؟

**جواب:** جی میرے گھر میں ابھی میرے علاوہ کوئی مسلمان نہیں ہے مگر اس کے باوجود میں الحمد للہ کوشش کرتی ہوں کہ میں اگرچہ گھر میں اکیلی مسلمان ہوں مگر میں آدھی مسلمان تو نہ بنوں، آدھی ادھر آدھی ادھر یہ تو نہ ہونا چاہئے۔

**سوال:** آپ کو ہاکی کھیلنے کا شوق کیسے ہوا، یہ تو بالکل مردوں کا کھیل ہے؟

**جواب:** اصل میں میں ہریانہ کے سونی پت ضلع کے ایک گاؤں کی رہنے والی ہوں ہمارے گھر میں سبھی مرد پڑھے لکھے ہیں اور اکثر کبڈی کھیلتے رہتے ہیں، میں نے اسکول میں داخلہ لیا، شروع سے کلاس میں ٹاپ کرتی رہی۔ سی بی ایس ای بورڈ میں میری ہائی اسکول میں گیارہویں پوزیشن رہی، مجھے شروع سے مردوں سے آگے نکلنے کا شوق تھا، اس کے لئے میں نے اسکول میں ہاکی کھیلنا شروع کی، پہلے ضلع میں نویں کلاس میں سلیکشن ہوا، پھر ہائی اسکول میں ہریانہ اسٹیٹ کے لئے لڑکیوں کی ٹیم میں میرا سلیکشن ہو گیا۔ بارہویں کلاس میں بھی میں نے ٹاپ

کیا اور سی بی ایس ای بورڈ میں میرا نمبر اٹھا رہا۔ اسی سال میں انڈیا ٹیم میں سلیکٹ ہو گئی عورتوں کے ایشیا کپ میں بھی کھیلی اور بہت سے ٹورنامنٹ میری کارکردگی کی وجہ سے جیتے گئے۔ اصل میں ہاکی میں بھی سب سے زیادہ ایکٹیو رول اسما باجی! سنٹر فارورڈ کھلاڑی کا ہوتا ہے۔ یعنی سب سے آگے درمیان میں کھیلنے والے کھلاڑی کا میں ہمیشہ سنٹر فارورڈ میں کھیلتی رہی۔ اصل میں بس مردوں سے آگے بڑھنے کا جنون تھا، مگر روزانہ رات کو میرا جسم مجھ سے شکایت کرتا تھا کہ یہ کھیل عورتوں کا نہیں ہے مالک نے اپنی دنیا میں ہر ایک کے لئے الگ کام دیا ہے۔ ہاتھ پاؤں بالکل شل ہو جاتے تھے، مگر میرا جنون مجھے دوڑاتا تھا اور اس پر کامیابی اور واہ واہ اپنے نیچر کے خلاف دوڑنے پر مجبور کرتی تھی۔

**سوال:** اسلام قبول کرنے سے پہلے تو آپ کا نام پریتی تھا نا؟

**جواب:** حضرت نے میرا نام عقیفہ ابھی عقیفہ کچھ ماہ پہلے رکھا ہے۔

**سوال:** آپ کے والد کیا کرتے ہیں؟

**جواب:** وہ ایک اسکول چلاتے ہیں اس کے پرنسپل ہیں وہ سی بی ایس ای بورڈ کا ایک اسکول چلاتے ہیں، میرے ایک بڑے بھائی اس میں پڑھاتے ہیں۔ میری بھابھی بھی پڑھاتی ہیں، وہ سب کھیل سے دل چسپی رکھتی ہیں، میری بھابھی ہیڈ منٹن کی کھلاڑی ہیں۔

**سوال:** ایسے آزاد ماحول میں زندگی گزارنے کے بعد ایسے پردہ میں رہنا آپ کو کیسا لگتا ہے؟

**جواب:** انسان اپنی نیچر سے کتنا دور ہو جائے اور کتنے زمانہ تک دور رہے جب اس کو اس کی نیچر کی طرف آنا ملتا ہے وہ کبھی اجنبیت محسوس نہیں کرے گا وہ ہمیشہ فیل کرے گا کہ اپنے گھر لوٹ آیا۔ اللہ نے انسان کو بنایا اور عورتوں کی نیچر

بالکل الگ بنائی۔ بنانے والے نے عورت کی نیچر چھپنے اور پردہ میں رہنے کی بنائی۔ اسے سکون و چین لوگوں کی ہوس بھری نگاہ سے بچے رہنے میں ہی مل سکتا ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے جس کے سارے حکم انسانی نیچر سے میل کھاتے ہیں، مردوں کے لئے مردوں کی نیچر کی بات اور عورتوں کے لئے عورتوں کی نیچر کی۔

**سوال:** آپ کی عمر کتنی ہے؟

**جواب:** میری پیدائش 6 جنوری 1988ء ہے میں 22 سال کی ہونے والی ہوں

**سوال:** مسلمان ہوئے کتنے دن ہوئے؟

**جواب:** ساڑھے چھ مہینے کے قریب ہوئے ہیں؟

**سوال:** آپ کے گھر میں آپ کے اتنے بڑے فیصلے پر مخالفت نہیں ہوئی؟

**جواب:** ہوئی اور خوب ہوئی مگر سب جانتے ہیں کہ عجیب دیوانی لڑکی ہے، جو فیصلہ کر لیتی ہے پھرتی نہیں، اس لئے شروع میں ذرا سختی کی، مگر جب اندازہ ہو گیا کہ میں دور تک جاسکتی ہوں تو سب موم ہو گئے۔

**سوال:** آپ ہاکی اب بھی کھیلتی ہیں؟

**جواب:** نہیں! اب ہاکی میں نے چھوڑ دی ہے۔

**سوال:** اس پر تو گھر والوں کو بہت ہی احساس ہوا ہو گا؟

**جواب:** ہاں ہوا، مگر میرا فیصلہ مجھے لینے کا حق تھا میں نے لیا اور میں نے اپنے اللہ کا حکم سمجھ کر لیا، اب اللہ کے حکم کے آگے بندوں کی چاہت کیسے ٹھہر سکتی ہے۔

**سوال:** آپ کے تیور تو گھر والوں کو بہت سخت لگتے ہوں گے؟

**جواب:** آدمی کو ڈھل مل نہیں ہونا چاہئے، اصل میں آدمی پہلے یہ فیصلہ کرے کہ میرا فیصلہ حق ہے کہ نہیں، اور اگر اس کا حق پر ہونا ثابت ہو جائے تو پہاڑ بھی سامنے سے ہٹ جاتے ہیں۔



**سوال:** آپ کے اسلام میں آنے کا کیا چیز ذریعہ بنی؟

**جواب:** میں ہریانہ کے اس علاقہ کی رہنے والی ہوں جہاں کسی ہندو کا مسلمان ہونا تو دور کی بات ہے، ہمارے چاروں طرف کتنے مسلمان ہیں جو ہندو بنے ہوئے ہیں، خود ہمارے گاؤں میں بادی اور تیلیوں کے بیسیوں گھر ہیں جو ہندو ہو گئے ہیں، مندر جاتے ہیں، ہولی دیوالی مناتے ہیں لیکن مجھے اسلام کی طرف وہاں جاکر رغبت ہوئی جہاں جاکر خود مسلمان اسلام سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

**سوال:** کہاں اور کس طرح ذرا بتائیں؟

**جواب:** میں ہاکی کھیلتی تھی تو بالکل آزاد ماحول میں رہتی تھی۔ آدھے سے کم کپڑوں میں ہندوستانی روایت کا خیال بھی ختم ہو گیا تھا، ہمارے اکثر کوچ مرد تھے، ٹیم کے ساتھ کچھ مرد ساتھ رہتے تھے، ایک دوسرے سے ملتے تھے، ٹیم میں ایسی بھی لڑکیاں تھیں جو رات گزارنے بلکہ خواہشات پوری کرنے میں ذرہ برابر کوئی جھجک محسوس نہیں کرتی تھیں، میرے اللہ کا کرم تھا کہ مجھے اس نے اس حد تک نہ جانے دیا۔

گول کے بعد اور میچ جیت کر مردوں عورتوں کا گلے لگ جانا چمٹ جانا تو کوئی بات ہی نہیں تھی، میری ٹیم کے کوچ نے کئی دفعہ بے تکلفی میں میرے کسی شٹ پر ٹانگوں میں، کمر میں چنگلیاں بھریں، میں نے اس پر نوٹس لیا، اور ان کو وارننگ دی، مگر ٹیم کی ساتھی لڑکیوں نے مجھے برا بھلا کہا کہ اتنی سی بات کو تم دوسری طرح لے رہی ہو مگر میرے ضمیر پر بہت چوٹ لگی۔

ہماری ٹیم ایک ٹورنامنٹ کھیلنے ڈنمارک گئی وہاں مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کی ٹیم کی سنٹر فارورڈ کھلاڑی نے ایک پاکستانی لڑکے سے شادی کر کے اسلام قبول کر لیا ہے اور ہاکی کھیلنا چھوڑ دیا ہے لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ اس نے شادی

کے لئے اس لڑکے کی محبت میں اسلام قبول کیا ہے مجھے یہ بات عجیب سی لگی، ہم جس ہوٹل میں رہتے تھے اس کے قریب ایک پارک تھا، اس پارک سے ملا ہوا ان کا مکان تھا میں صبح کو اس پارک میں تفریح کر رہی تھی کہ ڈنمارک کی ایک کھلاڑی نے مجھے بتایا کہ وہ سامنے برٹنی کا گھر ہے جو ڈنمارک کی ہاکی کی مشہور کھلاڑی رہی ہے، اس نے اپنا نام اب سعدیہ رکھ لیا ہے اور گھر میں رہنے لگی ہے، مجھے اس سے ملنے کا شوق ہوا، میں ایک ساتھی کھلاڑی کے ساتھ اس کے گھر گئی وہ اپنے شوہر کے ساتھ کہیں جانے والی تھی، بالکل موزے دستانے اور پورے برقعہ میں ملبوس، میں دیکھ کر حیرت میں رہ گئی اور ہم دونوں ہنسنے لگے، میں نے اپنا تعارف کرایا تو وہ مجھے پہچانتی تھی وہ بولی میں نے تمہیں کھیلے دیکھا ہے۔

سعدیہ نے کہا ہمارے ایک سرسالی عزیز کا انتقال ہو گیا ہے مجھے اس میں جانا ہے ورنہ میں آپ کے ساتھ کچھ باتیں کرتی، میں تمہارے کھیلنے کے انداز سے بہت متاثر رہی ہوں، ہاکی کھیل عورتوں کے نیچر سے میل نہیں کھاتا، میرا دل چاہتا ہے کہ تمہاری صلاحیتیں نیچر سے میل کھانے والے کاموں میں لگیں، میں تم سے ہاکی چھڑوانا چاہتی ہوں، میں نے کہا آپ میرے کھیل کے انداز سے متاثر ہیں اور مجھ سے کھیل چھڑوانا چاہتی ہیں، اور میں آپ کا ہاکی چھوڑنا سن کر آپ سے ملنے آئی ہوں، کہ ایسی مشہور کھلاڑی ہو کر آپ نے کیوں ہاکی چھوڑ دی؟ میں آپ کو فیلڈ میں لانا چاہتی ہوں سعدیہ نے کہا کہ اچھا آج رات کو ڈنر میرے ساتھ کر لو، میں نے کہا آج تو نہیں، کل ہو سکتا ہے، طے ہو گیا میں ڈنر پر پہنچی تو سعدیہ نے اپنے قبول اسلام کی روداد مجھے سنائی اور بتایا کہ میں نے شادی کے لئے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ اپنی شرم اور عصمت کی عزت و حفاظت کے لئے اسلام قبول کیا ہے اور اسلام کے لئے شادی کی ہے۔

سعدیہ نہ صرف ایک مسلم خاتون تھی بلکہ اسلام کی بڑی داعیہ تھی، اس نے اپنے محلے کی دو انگریز لڑکیوں کو اور ایک معمر خاتون کو بلایا، جو سعدیہ کی دعوت پر مسلمان ہو گئی تھیں، وہ مجھے سب سے زیادہ اسلام کے پردہ کے حکم کی خیر بتاتی رہیں اور بہت اصرار کر کے مجھے برقعہ پہن کر باہر جا کر آنے کو کہا میں نے برقعہ پہنا، ڈنمارک کے بالکل مخالف ماحول میں میں نے برقعہ پہن کر گلی کا چکر لگایا، مگر وہ برقع میرے دل میں اتر گیا، میں بیان نہیں کر سکتی کہ میں نے مذاق اڑانے یا زیادہ سے زیادہ اس کی خواہش کے لئے برقعہ پہنا تھا، مگر مجھے اپنا انسانی قد بہت بڑھا ہوا محسوس ہوا، اب مجھے اپنے کوچ کی بے شرمانہ شہوانی چٹکیوں سے گھن بھی آرہی تھی، میں نے برقع اتارا اور بتایا کہ مجھے واقعی برقعہ پہن کر بہت اچھا لگا، مگر آج کے ماحول میں جب برقعہ پریسٹرن حکومتوں میں پابندی لگائی جا رہی ہے، برقع پہننا کیسے ممکن ہے؟ اور غیر مسلم کا برقع پہننا تو کسی طرح ممکن نہیں، وہ مجھے اسلام قبول کرنے کو.....

**سوال:** آپ کے علم میں ہے کہ یہ سوالات پھلت سے نکلنے والے رسالہ ار مغان کے لئے کیے ہیں اس کے قارئین کے لئے کوئی پیغام آپ دیں گی؟

**جواب:** عورت کا بے پردہ ہونا اس کی حد درجہ توہین ہے، اس لئے مرد خدا کے لئے اپنے جھوٹے مطلب اور اپنا بوجھ ان پر ڈالنے کے لئے ان کو بازاروں میں پھرا کر بازاری بنانے سے باز رہیں، اور عورتیں اپنے مقام اور اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کے لئے اسلام کے پردہ کے حکم کی قدر کریں۔

بہت بہت شکریہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ

بشکریہ ماہنامہ ار مغان پھلت نومبر 2010ء

## ادلے کا بدلہ

محمد طارق نعمان گڑنگی

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے والدین زندہ ہیں۔ ان کی قدر ان سے پوچھیے جن کے پاس یہ نعمت نہیں۔ دنیا کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ اور افضل نعمت ماں باپ ہیں۔ ماں باپ کی محبت کا سایہ اتنا گھنا اور پرسکون ہوتا ہے کہ اٹھ جانے کے بعد اس نعمت کی قدر ہوتی ہے۔

اس دنیا کے اندر بڑی بڑی محبتوں کے دعویدار آپ کو ملیں گے لیکن ماں کی محبت کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی مذہب اسلام میں والدین کا بہت بڑا مقام ہے اس کا اندازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے لگایا جاسکتا ہے کہ شعبان کی پندرہویں شب اللہ تعالیٰ عام معافی اور بخشش کا اعلان فرماتے ہیں لیکن چار قسم کے آدمیوں کی بخشش نہیں ہوتی۔

مشرک	کینہہ پرور	قاتل	والدین کا نافرمان
------	------------	------	-------------------

جو بندہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پہ ماں باپ کے بارے میں اولاد کو تنبیہ کی گئی ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرو ان کے سامنے اُف تک نہ کرو اور ان کا کہا مانو۔ افسوس کہ آج وہی ماں جس نے اپنی اولاد کو پال کے بڑا کیا خون کے آنسو روتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ ماں جو اپنے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو دیکھنا گوارا نہیں کرتی تھی آج وہی بیٹا اپنی ماں کو تڑپا رہا ہے۔

زیادہ دور نہیں میں اپنے شہر کا واقعہ بیان کرتا ہوں یہاں کا ایک نامی گرامی آدمی تھا جس کا بچپن میں ہی باپ فوت ہو گیا ماں نے مشقتیں اور تکلیفیں

اٹھا کر اسے کھلایا پلا یا اور لوگوں کے گھروں میں کام کاج کر کے اس کی تعلیم و تربیت کی۔ بیٹے کو ایک کانٹا بھی اس ماں نے چھپنے نہیں دیا لیکن جب اس ماں کے سُکھ کے دن آئے بیٹا جوان ہوا تو اس کی شادی کروائی ماں خوشی خوشی اپنی بہو کو گھر لائی اب بیٹا ماں کو بھول گیا۔ بیوی کی محبت نے ماں کی محبت کو اڑا دیا۔ وہ ماں جس نے اس کے ناز اٹھائے اسے بہتر تعلیم دلوائی۔ جس نے اس کے لیے اپنا سکون قربان کیا۔ جس نے خود روکھی سوکھی کھائی لیکن بیٹے کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانے کے لیے محنت مشقت کی اسی بیٹے نے اس غمزدہ ماں کو خوشی دینے کے بجائے شادی کے چند ہی سالوں بعد اپنے گھر سے نکال دیا، وہی ماں در بدر پھرنے لگی کہیں وہ کسی مقام پہ روتی دکھائی دی، کہیں وہ کسی کے گھر برتن دھوتی دکھائی دی، کہیں اپنے شوہر کی قبر کے پاس آہ وزاری کرتے دکھائی دی۔

کیا اس ماں کے لیے اس کے پاس ایک کمرہ نہیں تھا؟ کیا اس ماں کے لیے اس کے پاس ایک چارپائی نہیں تھی؟ کیا اس کے پاس بیوی کے آجانے کے بعد اس ضعیفہ ماں کے لیے دل کے کسی کونے میں پیار نہیں تھا؟ بیٹا پھر بھی اسی ماں کا ہوتا ہے جس نے اسے جنا ہوتا ہے وہی ماں جسے اس بیٹے نے گھر سے نکالا آج بھی وہ اس بیٹے کے لیے دعائیں کرتی دکھائی دیتی ہے لیکن وہ بیٹا آج اس دنیا میں نہیں رہا اس ماں کو تڑپانے والا بیٹا اپنی ہی اولاد کے کارناموں کی وجہ سے ابدی نیند سو گیا۔ مختصر اُبیٹے کی وفات کی خبر سن کے ماں اپنے ساتھ کیے ہوئے اس بیٹے کے تمام سلوکوں کو بھول گئی اور اپنے اسی گھر کے دروازے سے داخل ہوئی جس دروازے سے اس بیٹے نے اور بہو نے دھکے دے کر نکالا تھا۔

داخل ہوتے ہی کہنے لگی کہ بیٹا! مجھے چھوڑ کر ناجا۔ میں تیری ماں ہوں۔  
آج ذرا ایک دفعہ آنکھ کھول کے مجھے دیکھ نا! میں تیری ماں ہوں بیٹا! کہاں جا

رہا ہے آنکھیں کھول نا! بیٹا منوں مٹی کے نیچے چلا گیا جس نے اپنی ماں کو اس دنیا میں تڑپایا تھا۔ اس کے ساتھ وہی ہوا جو اس نے اپنی ماں کے ساتھ کیا کہ اپنے ہی بیٹے کے کرتوتوں کی وجہ سے اندھی گولی کی زد میں آیا۔

وہ ماں جسے اس نے گھر سے نکالا آج اسی کے بچوں کا اور اس کی بیوی کا پیٹ پالتے نظر آتی ہے وہی بیگم جس نے ساس کو گھر سے نکالا تھا وہ اسے ماں کہہ کر پکارتی ہے مگر اس لفظ ماں میں اب وہ مٹھاس نہیں دکھائی دیتی جو اس بہو کی شادی کے پہلے دوسرے اور تیسرے دن تھی۔

ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ ماں باپ میں پہلے کس کا درجہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری ماں کا، اس شخص نے دوبارہ سوال دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری ماں کا، تیسری مرتبہ اس شخص نے یہی سوال دوبارہ دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر بھی تیری ماں کا حق ہے۔ چوتھی مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد تیرے باپ کا حق ہے۔ ماں وہ نعمت ہے جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

افسوس صد افسوس! آج جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں یہاں ماڈرن لڑکے اور لڑکیاں اپنے والدین کا خیال تک نہیں کرتے۔ شریعت نے ماں اور بیوی، اولاد اور باپ دونوں کے حقوق کا تعین کر دیا ہے لیکن بعض نوجوان بیویوں کی محبت میں گرفتار ہو کر ماں کی خدمت اور عظمت کو بھول جاتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی دوبارہ مل سکتی ہے لیکن ماں وہ نعمت ہے جو دوبارہ نہیں مل سکتی۔

ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے



حضور عرض کی کہ ایک صحابی موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے اور ایسی حالت میں ہے کہ نہ دم نکلتا ہے اور نہ بچنے کی امید ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم؛ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے گئے پوچھا کہ اس صحابی کی ماں زندہ ہے؟ بتایا گیا کہ ہاں وہ زندہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں اس سے راضی ہے یا ناراض؟

بتایا گیا کہ اس صحابی سے ماں ناراض ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف لائے اور سفارش فرمائی کہ بڑھیا! خدا کے واسطے اپنے بیٹے کو معاف کر دیجیے۔ لیکن بڑھیا نے بیٹے کو معاف کرنے سے انکار کر دیا۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لکڑیاں اکٹھی کی جائیں چنانچہ صحن کے اندر لکڑیاں جمع ہو گئیں۔ بڑھیا غور سے یہ منظر دیکھ رہی تھی پوچھا کہ یہ کیا ہونے والا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے بیٹے کو ان لکڑیوں کی آگ میں زندہ جلانا ہے۔ بوڑھی اماں کہنے لگی کہ اس طرح تو میرا بیٹا زندہ جل کے مر جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دنیا کی آگ میں تو اپنے بیٹے کو جلانا پسند نہیں کرتی ہو لیکن جہنم کی آگ میں جلانا پسند کرتی ہو جو اس سے ستر گناہ زیادہ تپش والی ہے۔ بڑھیا کی سمجھ میں بات آگئی فوراً بول اُٹھی کہ میں اپنے بیٹے کو معاف کرتی ہوں اُدھر ماں نے معافی کا اعلان کیا اُدھر صحابی رسول نے کلمہ پڑھا اور جنت میں داخل ہو گئے۔

ماں سے دعائیں لینے والی اولاد حقیقت میں کامیاب اور باپ کی بددعا سے بچنے والے ہی سرشار ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## دل کے آنسو

حافظہ عائشہ اشرف

ہم نے جب آنکھ کھولی تو خود کو ان کی پرورش کے سائے میں پایا۔ ہوش سنبھالا تو پتا چلا کہ میرے والد اور والدہ بلکہ آدھا خاندان انہی کا شاگرد ہے جنہوں نے ان سے قرآن پاک پڑھا۔ سارے محلے پر بلکہ شہر پر ان کی شخصیت کا بڑا اثر تھا۔ ہر انسان ان کی عزت کرتا تھا۔ میں بھی ان خوش قسمت لوگوں میں سے تھی جنہوں نے ان سے فیض حاصل کیا۔ میں نے ان کی زندگی میں ان کے افکار اور الفاظ کو کچھ کاغذوں کی زینت بنایا۔

ایک دن مستورات میں بیان فرما رہے تھے تو فرمایا کہ مجاہدے کے ساتھ عمل کیا جائے تو نور نصیب ہوتا ہے یہ نہیں کہ طبعیت نے جتنا چاہا کر لیا بلکہ طبعیت کو آمادہ کر کے مجاہدے کے ساتھ عمل کیا جائے۔ جس گھڑی اللہ کو راضی کرنے کا عمل کیا جائے تو اتنی خوشی ہوگی کہ اگر اسی خوشی کو اہل جہنم پر تقسیم کیا جائے تو سب اہل جہنم کا غم دور ہو جائے گا۔ جیسے حضرت ایوب علیہ السلام کے سولہ سترہ سال بیماری کے گزرے، پوچھا گیا حضرت وہ بیماری کے دن مزے دار تھے یا اب صحت کے؟ تو فرمانے لگے بیماری کے دن مزے دار تھے۔ جب اللہ پاک روزانہ پوچھتے تھے ایوب کیا حال ہے؟

جب اللہ سے تعلق ہو جاتا ہے تو ہر چیز میں لذت آ جاتی ہے۔ جیسے مجنوں آنکھیں بند کر کے کنواں چلا رہا ہے اور بجائے تھکنے کے مزہ آرہا ہے اس لیے کہ دل کا تعلق کہیں تھا جیسے مچھلی کو پانی سے نکال کر تخت شاہی پر بٹھا دیا جائے تو اسے مزہ نہیں آتا بلکہ بے چین رہے گی۔ اسی طرح جب انسان کو اللہ پاک سے

محبت ہو جاتی ہے تو پھر اس کا دل ذکر، تلاوت، مسجد اور اللہ کے راستے میں ہی لگتا ہے اور دنیا کے بازاروں میں اس کا دل بے چین رہتا ہے۔

جان اللہ کی امانت ہے اللہ نے دی ہے۔ اگر جان اپنی ہوتی تو خود کشی کرنے پر جہنم نہ جاتا لہذا اس کی حفاظت ضروری ہے اور اگر اپنی جان سمجھ کر خود کشی کرے گا تو جہنم میں جائے گا۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر جان دے گا تو جائز ہو گا بلکہ قابل احترام ہو گا پھر اسے مردہ کہنا بھی گالی ہوگی۔

فرمایا کہ سیرت چار چیزوں سے بنتی ہے ولادت، رسالت، ہجرت، رحلت۔ سال میں ایک دن ولادت منانے کا کوئی فائدہ نہیں، مسلمان کی تو زندگی کا ہر لمحہ ولادت ہے ہر روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منانی چاہیے۔

ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: آج گھر میں ایک گلاس ٹوٹے پر ہماری چیخ نکل جاتی ہے ہائے قیمتی سیٹ خراب ہو گیا۔ مگر ایک 5 نمازوں کا سیٹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اطہر سے نکلا ہے جو روز ٹوٹتا ہے بار بار ٹوٹتا ہے مگر کبھی چیخ تو دور کی بات دل کو ملال تک نہیں ہوتا۔

میری بہنو! کل کو اس کا حساب دینا ہو گا۔ آج اس زندگی کو غنیمت جان لو، آج اپنی زندگی کو اللہ کی مرضی سے گزار لو کل کو قبر کی زندگی آپ کی مرضی کی ہو جائے گی۔ یہ وہ خوبصورت الفاظ کے موتی تھے جو ہمارے استاد جی قاری محمد حنیف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ آج میں نے ان کے الفاظ کو جو کہ میرے پاس تحریر کی شکل میں امانت تھے آپ کے سامنے پیش کر دیے اس امید کے ساتھ کہ ہماری طرح اور لوگوں کے لیے بھی ہدایت کا سبب بن جائیں گے۔ آج ہمارے استاد جی ہم سے دور اپنے مالک حقیقی کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔

اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند کرتے ہیں۔

## عرشِ الہی کے سائے تلے

کشور بنت مشتاق احمد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر فطری خوبیوں سے مالا مال کیا ہے ان خوبیوں میں سے ایک خوبی شرم و حیا ہے۔ شرعی طور پر شرم و حیا اس کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان قبیح اور ناپسندیدہ باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ دین اسلام نے حیا کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے تاکہ مؤمن حیا والا بن جائے اور امن و سکون سے زندگی گزار سکے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک انصاری کو دیکھا جو اپنی بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا جزو ہے۔ ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے“ گویا کہ انسان جس قدر حیا دار بنے گا اتنی ہی خیر اس میں بڑھ جائیگی۔

حیا ان صفات میں سے ہے جن کی وجہ سے انسان آخرت میں جنت کا حق دار بنے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانے کا سبب ہے، حیا کی وجہ سے انسان اللہ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔ لہذا جو شخص حیا جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ”جب شرم نہ رہے تو پھر جو مرضی کرے“

پاک دامنی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں، ان کیلئے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ثواب

سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں۔ دوسری جگہ میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: تحقیق فلاح پاگئے وہ مومن جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ لکھا جاتا ہے کہ ان کے دور میں ایک امیر شخص تھا جس کی بیوی رشک قمر اور پری چہرہ تھی، اس عورت کو اپنی حسن پر بڑا ناز تھا۔ ایک مرتبہ اس نے اپنے خاوند سے اپنے حسن پر گھمنڈ ظاہر کیا کہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ مجھے دیکھے اور میری طمع نہ کرے۔ خاوند نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ جنید بغدادی رحمہ اللہ کو تیری پرواہ بھی نہ ہوگی۔ بیوی نے کہا اگر مجھے اجازت ہو تو اس کو آزمائیتی ہوں یہ کون سا مشکل کام ہے۔ چنانچہ وہ عورت جنید بغدادی کے پاس آئی اور ایک مسئلہ پوچھنے کے بہانے سے نقاب ہٹا دیا۔ جنید بغدادی کی نظر پڑی تو انہوں نے زور سے اللہ کے نام کی ضرب لگائی۔ اس عورت کی دل میں یہ نام پیوست ہو گیا اور اس کے دل کی حالت بدل گئی۔ گھر آئی تو سب ناز و نخرے ختم ہو گئے، زندگی کی صبح و شام بدل گئی، سارا دن قرآن مجید کی تلاوت اور ساری رات مصلیٰ پر گزار دیتی۔ خشیت الہی اور محبت الہی کی وجہ سے آنسوؤں کی لڑیاں اس کے رخساروں پر بہتی تھیں۔

جو شخص پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ قیامت کے دن سات آدمی عرش کے نیچے ہوں گے یعنی عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا ان سات خوش نصیبوں میں سے ایک وہ ”پاکدامن“ انسان ہو گا جسے کوئی شخص گناہ کی طرف دعوت دے تو وہ کہہ دے۔ انی اخاف اللہ حیوا والی زندگی اپنائے۔ دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو عمل والی زندگی نصیب فرمائیں (آمین)

## حصولِ اولاد کے مجرب وظائف و عملیات

1: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

ایک شخص کی چالیس سال تک اولاد نہیں ہوئی تھی اس نے زمزم شریف اولاد کی نیت سے پیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اولاد دی۔

اصلاحی مقالات ص 357

2: جس کو اولاد سے مایوسی ہو تو وہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے ان شاء اللہ صاحب اولاد ہو جائے گا۔ رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین۔

اعمال قرآنی

3: جس کو اولاد سے مایوسی ہو وہ یہ آیت پڑھ لیا کرے اللہ کریم اس کی برکت سے نیک نرینہ اولاد عطا فرمائیں گے۔ رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء۔

اس کے فوائد میں مشائخ نے لکھا ہے کہ یہی دعا حضرت زکریا علیہ السلام نے پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا بیٹا عطا فرمایا۔

اصلاح خواتین

اولاد کے لیے مناسب رشتہ:

چلتے پھرتے کثرت کے ساتھ یہ قرآنی دعا پڑھیں نرینا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین وجعلنا للمتقین اماما۔

سورۃ فرقان

## اہل سنت والجماعت..... آقا کی عطا ہے

ترتیب: اہلیہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

مئی 2013 بروز جمعرات، مرکز اصلاح النساء چک 87 لاہور روڈ سرگودھا

الحمد لله نعمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضل فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله اما بعد **قَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اَسْوَدَتْ وُجُوْهُهُمْ اَكْفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ** O **وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَبْيَضَتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ** O **تِلْكَ اٰيَاتُ اللّٰهِ تَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ** وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ O

سورة آل عمران: 106، 107، 108

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ**

میری نہایت واجب الاحترام ماؤ و بہنو اور بیٹیو! میں نے آپ کے سامنے پارہ نمبر 4- سورة آل عمران کی تین آیات تلاوت کی ہیں ان آیات کی روشنی میں آپ کی خدمت میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں:

نمبر 1- ہمارا نام کیا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

نمبر 2- ہمارا کام کیا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت:

ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں آخری پیغمبر، آخری نبی، آخری رسول ہیں اور آپ کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دنیا میں تشریف لائیں

گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نبی ہوں گے لیکن ان کا آنا بطور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا ہو گا۔

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد:

اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے ایک صوبے کا گورنر موجود ہو اور حکومت اس کو کسی انتظامی امور کے سنبھالنے کیلئے کسی دوسرے صوبے میں بھیج دے۔ اب جب وہ شخص جب کسی دوسرے صوبے میں جاتا ہے کام کرنے کیلئے تو اسے پہلے صوبے کی گورنری سے معزول نہیں کیا گیا بلکہ اس کو ایک اضافی ذمہ داری دے دی گئی ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت تا قیامت باقی رہے گی لیکن اضافی ذمہ داری ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی، خلیفہ اور وارث ہونیکی مل جائے گی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہونے کی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں کام کریں گے لیکن اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کی حیثیت سے کام کریں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے تو اس امت کے نبی بن کر نہیں، تو بتاؤ کسی اور کے بارے میں کیا تصور کیا جاسکتا ہے کہ کوئی اور نبی ہو سکتا ہے؟! اس لیے ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی بناتے تو عمر بن خطاب کو نبی بنادیتے اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد ہے: ”لو کان بعدي نبی لکان عمر بن الخطاب“ جامع الترمذی: باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو حضرت عمر بن خطاب ہوتے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی نہیں بنے تو اس کا معنی ہے کہ اللہ کسی اور کو نبوت ہرگز عطا نہیں کریں گے۔



## ایک علمی اشکال اور اس کا جواب:

بعض حضرات کو ایک علمی اشکال ہوتا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا مقام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانا چاہئے تھا: ”لوکان بعدی نبی لکان ابو بکر“ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو ابو بکر ہوتے۔ لیکن ایسا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتے۔ اس سے بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مقام کم ہے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام زیادہ ہے، حالانکہ یہ بات قطعاً غلط ہے۔

پوری امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بڑا مقام اور مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے، جس کی کئی وجہ ہیں۔ تو سوال یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث مبارک کا کیا مطلب ہے؟ انبیاء علیہم السلام کی ترتیب پر غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی جب آتے ہیں تو ”بشیر“ و ”نذیر“ دو صفتوں کے ساتھ آتے ہیں اور عموماً صفت ”بشیر“ میں صفت ”رحم“ کا مادہ غالب ہوتا ہے یعنی محبتیں اور شفقتیں، اور صفت ”نذیر“ میں ڈرانے کا مادہ غالب ہوتا ہے۔ تو ”بشیر“ وہی ہوتا ہے جس میں جمال کی صفتوں کا غلبہ ہو اور ”نذیر“ وہ ہوتا ہے جس میں جلال کی صفتوں کا غلبہ ہو تبھی ڈرائے گا، ورنہ ڈرائے گا کیسے؟!

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی ہیں اور ان سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مزاج مبارک نہایت جلالی تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مزاج

مبارک نہایت جمالی تھا، تو جلالی پیغمبر کے بعد اللہ نے جمالی نبی کو بھیجا۔

حضور کے مزاج مبارک میں جمال کا غلبہ تھا۔ اب اس کے بعد اگر کوئی نبی آتا تو وہ جمال والا نہیں آتا تھا بلکہ جلال والا آتا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جمال کا غلبہ ہے۔ اب اگر نبی ہوتا تو جلال کے غلبہ والا ہوتا تو وصف جلال کا غلبہ حضرت سیدنا عمر بن الخطاب میں ہے اور وصف جمال کا غلبہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق میں ہے۔ اس لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے کیوں؟ اس لیے کہ اب باری جلال کی ہے، جمال کی نہیں اور جلال کا غلبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر نہیں بلکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں ہے۔ لہذا اس کا یہ معنی ہر گز نہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلافت کے مستحق نہیں تھے یا ان کا مقام حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کم ہے۔

### جسمانی اور روحانی رشتہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب نبی تو آئے گا نہیں، پھر امت کی تعلیم، امت کی ترتیب کیسی چلے گی؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کو نام بھی عطا فرمادیا اور کام بھی عطا فرمادیا۔ ہمارے دور شتہ ہیں ایک اپنی ماں اور باپ سے ہے اور ایک رشتہ اپنے پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ ماں اور باپ کے ساتھ رشتہ ہمارا نسب اور خون کا ہے، پیغمبر کے ساتھ ہمارا رشتہ ایمان کا ہے۔ یہاں رشتہ ہے خون والا اور جسم والا ہے، وہاں رشتہ ایمان والا اور روح والا ہے۔ تو جب ہمارا تعلق والدین سے خونی اور جسمانی ہے تو والدین ایک نام رکھتے ہیں کہ ہمارا بیٹے کا نام یہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ہمارا رشتہ ایمانی اور روحانی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نام رکھتے ہیں کہ میری امت کا یہ نام ہے۔ تو ایک رشتہ والدین سے ہے جو جسمانی اور خونی ہے۔ تو ایک نام والدین نے دیا ہے اور ایک رشتہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی اور ایمانی ہے تو ایک نام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔

### روحانی باپ اور روحانی مائیں:

جس طرح ہمارے نسبی ماں اور باپ ہیں اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ اور آپ کی ازواج مطہرات ہماری روحانی مائیں ہیں۔ قرآن کریم کا فیصلہ ہے کہ پیغمبر کی بیویاں امت کی مائیں ہوتی ہیں: **وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ**۔  
نبی ہمارے باپ کیسے؟:

نبی ہمارے باپ کیسے ہیں اور نبی کی بیویاں ہماری مائیں کیسی ہیں؟ ہمارا والد جس کی وجہ سے ہمیں اللہ نے ماں کے پیٹ سے جنم دیا وہ ہمارا باپ ہے یہ تو ہر بندہ کو سمجھ آتا ہے کہ چونکہ ماں اور باپ کی ملاقات کی وجہ سے اولاد کو وجود ملا ہے تو یہ بیٹا ان دونوں کے وجود کا حصہ ہے اس لیے اس کو ماں اور باپ کا بیٹا کہتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے باپ کیسے ہیں؟ ہم نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور ہم امتی ہیں۔ ایک ہوتا ہے کلمہ پڑھنے والا اور ایک ہوتا ہے جس کا کلمہ پڑھا جائے۔ کلمہ پڑھنے والا کا ایمان بھی ہوتا ہے اور جس کا کلمہ پڑھا جائے اس کا ایمان بھی ہوتا ہے۔

### اصل اور نسل کا فرق:

دونوں ایمانوں میں فرق کیا ہے؟ جس کا کلمہ پڑھیں اُس کا ایمان اصل

ہوتا ہے اور جو کلمہ پڑھتا ہے اس کا ایمان نسل ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس کا ایمان اُس کے ایمان سے نکلتا ہے جس کا کلمہ پڑھیں۔ اگر اُس کا ایمان نہ ہوتا یہ بتائیں اس کا ایمان کیسے ہوتا؟ اس لئے نبی کا ایمان اصل ہوتا ہے اور امتی کا ایمان نسل ہوتا ہے۔ اصل کو ”باپ“ کہتے ہیں اور نسل کو ”اولاد“ کہتے ہیں۔

تو گویا نبی کا ایمان یہ اصل ہے جو باپ کی حیثیت رکھتا ہے اور امتی کا ایمان نسل ہوتا ہے جو اولاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے نبی کی حیثیت باپ کی ہوتی ہے اور امتی کی حیثیت اولاد کی ہوتی ہے۔ جب نبی کی حیثیت باپ کی ہے تو نبی کی بیوی کی حیثیت ماں کی ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں ہمارا ماں اور باپ سے تعلق جسمانی اور خونی ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا تعلق روحانی اور ایمانی ہے۔ تو ماں باپ نے وہ نام دیا جو ہمارے جسم اور خون والا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نام دیا ہے جو روح اور ایمان والا ہے۔ ماں باپ نے نام کیا دیا۔ اگر میرا نام ”محمد الیاس“ ہے تو میری ماں اور باپ نے رکھا ہے۔ کسی سے پوچھ کے رکھا ہے یا اپنی مرضی سے رکھا ہے لیکن ہمارا جو نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے وہ نام ”اہل السنۃ والجماعت“ ہے۔

اس لیے میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا نام ”اہل السنۃ والجماعت“ اللہ کے نبی نے ہمیں دیا ہے۔ ایک تو اس کا اس آیت کریمہ میں تذکرہ ہے جو میں نے تلاوت کی ہے اور ایک اس کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک میں ہے جو میں ابھی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

### آیات کریمہ کی روح:

قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ سمجھیں، فرمایا: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ

وَجُوهٌ ۖ اس دن کو بھی یاد رکھو کہ جس دن بعض چہرے سفید اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔ ﴿فَالْمَا الَّذِیْنَ اَسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ﴾ جن کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے، انہیں کہا جائے گا کہ: ﴿اَکْفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ﴾ کیا ایمان کے آجانے کے بعد تم نے کفر کیا تھا؟ یعنی پہلے تم ایک بات کو مانتے ہو پھر اس بات کا انکار کرتے ہو؟ ﴿فَقُدُّوْا الْعَذَابَ﴾ مَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ اس انکار کرنے کی وجہ سے آج تم دردناک عذاب کو چکھو۔ ﴿وَالْمَا الَّذِیْنَ اَبْیَضَتْ وُجُوهُهُمْ فَفِی رَحْمَةِ اللّٰهِ﴾ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت یعنی اللہ کی بنائی ہوئی جنت میں ہوں گے۔

رحمت میں بہت ساری چیزیں شامل ہیں مثلاً اللہ کے عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے، حوض کوثر کا پانی ان کو ملے گا، پیغمبر کی سفارش اور شفاعت ان کو ملے گی۔ ﴿ہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ﴾ یہ اللہ کی رحمت یعنی جنت میں جائیں گے اور پھر اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

﴿تَلٰکَ اٰیٰتُ اللّٰهِ تَنْتٰوْہَا عَلَیْکَ بِالْحَقِّ﴾ اے میرے پیغمبر! یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سن رہے ہیں۔ ﴿وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ اللہ جہاں والوں پر کسی قسم کا بھی ظلم نہیں فرماتے، یعنی بلا سبب اور وجہ کے کسی بندے کو جہنم میں نہیں بھیجتے بلکہ جب بندہ کرتوت جہنمیوں والے کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم میں بھیج دیتے ہیں، اور جب اعمال اہل جنت والے کرتا ہے تو اللہ اس کو جنت میں بھیج دیتے ہیں۔

ہمارا نام اہل السنۃ والجماعت ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

تبیض وجوہ اہل السنۃ والجماعۃ وتسود وجوہ اہل البدع والضلالۃ.

تفسیر الدر المنثور: ج 2 ص 291

کہ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اہل السنۃ والجماعۃ ہوں گے اور جن کے چہرے سیاہ ہیں یہ کون ہوں گے یہ اہل بدعت و ضلالت ہوں گے۔

حدیث مبارک میں ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تَبَيُّضُ وُجُوهِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ اور فرمایا:

تبييض وجوه أهل الجماعات والسنّة وتسود وجوه أهل البدع والأهواء.

تفسیر الدر المنثور: ج 2 ص 291

کہ جن کے چہرے سفید ہیں یہ اہل الجماعات والسنّة یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہوں گے اور جن کے چہرے سیاہ ہیں یہ کون ہوں گے یہ اہل بدعت اور خواہش پرست لوگ ہوں گے۔

پتہ یہ چلا کہ ہمارا جنتی نام ”اہل السنۃ والجماعۃ“ ہے اور منکرین کا جہنمی نام ”اہل البدعۃ والضلالت“ ہے، تو ہم اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اہل بدعت نہیں ہیں۔

### اعمال نبوی کی چار اقسام:

اس لیے ایک بات سمجھیں کہ سنت کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں چار قسم کے اعمال فرمائے ہیں۔

### پہلی قسم؛ قبل از نبوت:

ایک عمل اللہ کے نبی کا وہ ہے جو آپ نے اپنی چالیس سالہ عمر میں کیا ہے، جب آپ کو ”محمد بن عبد اللہ“ کہا جاتا تھا۔ ایک تو عمر یہ ہے۔ اس کے بعد تین قسم کے اعمال وہ ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر کے بعد، وحی آجانے کے بعد، جبرئیل امین کے اترنے کے بعد اور اعلان نبوت کے بعد اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں۔ وہ اعمال تین قسم کے ہیں۔

## دوسری قسم: بیان جواز:

ان میں سے ایک عمل وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ کسی خاص عذر کی وجہ سے کیا ہے، مستقل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک نہیں تھی جیسا صحیح بخاری میں روایت موجود ہے:

لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ قَبَالَ قَائِمًا.

صحیح البخاری: باب الوقوف والبول عند سباطة قوم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باہر ایک کوڑی پر تشریف لائے اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ نہیں تھی بلکہ آپ کا عذر تھا جس کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ ایک عذر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے مبارک میں کوئی تکلیف ہو جس کی وجہ بیٹھنا مشکل تھا اور یہ بھی عذر ہو سکتا ہے کہ جگہ مناسب نہیں تھی کہ اگر وہاں بیٹھ کر پیشاب کرتے تو چھینٹوں کا خطرہ ہے۔

ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے جسے علماء کی زبان میں کہتے ہیں: بیان جواز کیلئے کام کرنا، کہ عام حالات میں کام کرنا ٹھیک نہیں ہوتا اگر ضرورت ہو تو ٹھیک ہوتا ہے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ایسا عمل فرما دیتے تھے یہ بتانے کیلئے کہ ضرورت ہو تو اس کی گنجائش ہے۔ اسے کہتے ہیں کہ یہ عمل اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کیلئے فرمایا۔ اس کی آج کے دور میں کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے؟

گنجائش اور رخصت:

ذرا آج سے بیس، پچیس سال پہلے سوچیں جب یہ ٹائلٹ اور بیت الخلاء

موجود نہیں تھے۔ اگر بارش مسلسل ایک ہفتہ بر سے اور کوئی بندہ باہر پیشاب کرنے کیلئے جائے اور وہاں کوئی ایسی جگہ نہ ملے جہاں پیشاب بیٹھ کر کرے، اس کیلئے اب کوئی صورت نہیں ہے سوائے اس کے کہ بندہ کھڑا ہو کر پیشاب کر لے، یہ اس کیلئے عذر ہے نا، اب ایسا عذر پیش آسکتا تھا تو بندہ کے ذہن میں الجھن آتی کہ میں یہ عمل کیسے کروں جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ ایسا عمل کروادیتے ہیں تاکہ امت کو پتہ چلے کہ ضرورت ہو تو پھر اس کی گنجائش موجود ہے۔

آج کے دور میں اس کی سب سے آسان مثال کیا ہے۔ ایئر پورٹ پہ گئے ہیں، فلائیٹ کا ٹائم طے شدہ ہے اور فلائیٹ کلوز ہونے والی ہے اگر بیت الخلاء میں گئے ہیں پیشاب کیلئے تو وہاں دو قسم کے بیت الخلاء ہوتے ہیں؛ ایک وہ جن کے سامنے دروازے لگے ہیں اور وہاں ٹائلٹ بنا ہوتا ہے، ایک ان کے باہر ایسے ہوتے ہیں جہاں دروازے تو لگے نہیں ہوتے لیکن وہاں پیشاب کرنے کی جگہ ہوتی ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا پڑتا ہے۔

اب رش موجود ہے یا بیت الخلاء میں کوئی بندہ موجود ہے یا فلائیٹ کی کلوزنگ کا وقت ہے کہ فلائیٹ بند ہو جائی گی۔ اگر یہ بندہ بیت الخلاء میں جاتا ہے تو فلائیٹ جاتی ہے اور اگر بیت الخلاء میں نہیں جاتا تو پھر کپڑے ناپاک ہونے کا خطرہ ہے، اب اس کا حل کیا ہے؟ جلدی جلدی یہ جائے اور کھڑے ہو کر دو چار منٹ میں پیشاب کیا اور یہ نکل جاتا ہے، بظاہر تو بندہ سمجھتا ہے کہ اس کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے لیکن عذر ایسا ہے کہ نہیں کرے گا تو مشکلات کا شکار ہو گا۔ اب یہ صورت ایسی موجود ہے کہ جو بندہ کو پیش آسکتی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار ایسا عمل فرمادیا تاکہ امت کو پتہ چلے کہ ضرورت ہو تو گنجائش



موجود ہے، اسے کہتے ہیں کہ بیانِ جواز کیلئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام فرمایا۔

### بیٹھ کر نوافل کی ادائیگی:

اس کی ایک مثال اور سمجھیں جیسے کھڑے ہو کر نفل پڑھیں تو ثواب پورا ملتا ہے، بیٹھ کر نفل پڑھیں تو ثواب آدھا ملتا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار بیٹھ کر نفل پڑھے ہیں۔

صحیح مسلم: رقم الحدیث 746، وغیرہ

وہ اس لیے بیٹھ کر نفل نہیں پڑھے کہ ثواب ادھورا یعنی آدھا ملتا ہے بلکہ اس لیے پڑھی ہیں کہ امت اگر بیٹھ کر نفل پڑھنا چاہے تو ان کیلئے گنجائش موجود ہے۔ تو اللہ کے نبی کو ایسے عمل پہ ثواب آدھا نہیں ثواب پورا ہی ملتا ہے، ایک ثواب ملتا ہے نفل پڑھنے پہ اور ایک ثواب ملتا ہے اس لیے کہ امت کی تعلیم کیلئے پڑھا ہے۔ تو نبی کو پھر بھی ثواب پورا ملتا ہے تو اعمال کی ایک قسم وہ ہوئی جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے لیکن ضرورت کے تحت فرمائی ہے ضرورت کے کوئی خاص عذر تھا۔

### تیسری قسم؛ خصوصیت نبوی:

بعض اعمال نبی نے ایسے فرمائے ہیں جو اللہ کے نبی کے ساتھ خاص ہیں، امت کیلئے ان اعمال کا کرنا جائز نہیں۔ جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ نکاح مبارک فرمائے ہیں، بیک وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو بیویاں نکاح میں رکھی ہیں اور امت کیلئے چار سے زیادہ بیویاں نکاح میں رکھنا جائز نہیں۔ اگر عدل و انصاف نہ کر سکتا ہو تو ایک سے زائد بھی جائز نہیں ہے، اگر عدل و انصاف کر سکے

تو چار رکھ سکتا ہے اور چار سے زائد کی تو گنجائش نہیں ہے۔ اب دیکھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک موجود ہے لیکن یہ عمل اللہ کے نبی کے ساتھ خاص ہے اور امت کے لیے اس میں کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔

یہ اعمال وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں لیکن بعد میں آپ نے ترک فرمادیے۔ جیسے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیتکم عن زیارة القبور فزوروها۔

صحیح مسلم: رقم الحدیث 977

کہ پہلے میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب اجازت دے دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ نماز پڑھی ہے اور منہ بیت المقدس کی طرف فرمایا ہے۔ حکم بدل گیا تو منہ کعبہ کی طرف کر لیا ہے۔

جامع الترمذی: باب ماجاء فی ابتداء القبلة

تو پہلے حکم پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے، نماز پڑھتے تو اللہ کے نبی پہلے نماز میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے رفع یدین کرتے تھے بعد میں چھوڑ دیا ہے۔

اخبار الفقہاء والمحدثین: ص 214، وغیرہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پہلے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے، بعد میں چھوڑ دی ہے۔

تفسیر ابن ابی حاتم الرزی ج 4 ص 259 رقم 9493، وغیرہ

تو اعمال کی یہ تین قسمیں ہو گئیں:

- 1: ایک عمل وہ ہے جو ابتدائی چالیس سالہ زندگی کے دوران کیا ہے۔
  - 2: وہ عمل جو بیانِ جواز کے لیے فرمایا ہے۔
  - 3: وہ عمل جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ خاص ہو۔
- ان اعمال کو سنت اعمال نہیں کہتے بلکہ ان اعمال کو اعمال حدیث کہتے ہیں۔
- چوتھی قسم: مسنون عمل:

تو سنت کون سا عمل ہوگا؟ سنت اس عمل کا نام ہے جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور چالیس سال کی عمر کے بعد فرمایا ہو، مستقل فرمایا ہو، بطور عادت کے فرمایا ہو، اور وہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ اسے امت کیلئے فرمایا ہو، تو اس عمل کو ”سنت“ کہتے ہیں۔

### اہل السنۃ والجماعت کون؟

تو اہل السنۃ وہ ہوتا ہے جو نبی کے سنت اعمال کو لے کر چلے، یہ اہل سنۃ ہے۔ آگے جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ”اہل السنۃ والجماعت“ ہیں تو اس میں ”والجماعت“ سے مراد ”جماعت صحابہ“ ہے۔ کون سا عمل سنۃ بنتا ہے کون سا نہیں بنتا، یہ کون بتائے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ بتائیں گے، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقت گزارا ہے۔ اگر وہ نہ بتائیں تو آدمی کو پتہ چل ہی نہیں سکتا۔ اس لیے ہمارا نام ”اہل السنۃ والجماعت“ ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنۃ کو لیتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھ کر لیتے ہیں۔

اسی طرح حدیث مبارک میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَأْتِينَ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذُو النَعْلِ بِالنَعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عِلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

جامع الترمذی: باب ماجاء فی افتراق الامة

کہ میری امت پر وہ حالات آئیں گے جو حالات بنی اسرائیل پر آئے ہیں یعنی میری امت بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلے گی۔

### بنی اسرائیل کون؟

یہ ”بنی اسرائیل“ کیا ہے، اس لفظ کو ذرا سمجھیں۔ ایک لفظ ہے ”اسرا“ اور ایک ہے ”ئیل“۔ اسرا کا معنی ”عبد“ ہوتا ہے، ”ئیل“ کا معنی ”اللہ“ ہوتا ہے۔ اسرائیل کا معنی ہے عبد اللہ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کے والد محترم تھے، ان کا نام یعقوب تھا اور لقب ان کا اسرائیل تھا یعنی اللہ کا بندہ۔ ان کے بارہ بیٹے تھے، ان بارہ بیٹوں سے جو آگے ان کی نسل چلی ہے تو اس اولاد کو کہتے ہیں: بنو اسرائیل۔

التفسیر المظہری: ج 1، ص: 60

”ابن“ کا معنی ”بیٹا“ اور ”بنون“ معنی ”بیٹے“ ہوتا ہے۔ تو بنی اسرائیل کا معنی ہوا یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔ یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام یہود تھا اور سب سے چھوٹے بیٹے کا نام بنیامین تھا۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک سے یوسف اور بنیامین تھے اور دوسری سے ان کے باقی دس بیٹے تھے۔

امت محمدیہ: بنی اسرائیل کے نقش قدم پر:

تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میری امت پر وہ حالات

آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے، یہ ان کے نقش قدم پر چلے گی۔ وہ کیسے چلے گی؟ فرمایا: حتیٰ ان کان منهم من أتى أمه علانية لكان في أمتي من يصنع ذلك اگر بنی اسرائیل میں کوئی ایسا بد بخت گزرا ہے جس نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تو میری امت میں بھی ایسا آئے گا جو اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے گا۔

العیاذ باللہ۔ آگے اللہ کے نبی فرمانے لگے: وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة بنی اسرائیل میں 72 فرقے ہو گئے تھے، وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة۔ میری امت کے 73 فرقے ہو جائیں گے۔ کلهم في النار إلا ملة واحدة۔ ان میں ایک کے علاوہ باقی سارے جہنم میں جائیں گے۔

اب دیکھئے کتنے مشکل حالات ہوں گے، بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کی اخلاقی زندگی اتنی گندی ہوگی کہ اپنی ماں کے ساتھ بھی برے افعال کرنے سے باز نہیں آئیں گے اور ان کی علمی سطح اتنی گندی ہوگی کہ فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ تو آدمی سوچتا ہے: یا اللہ! اس موقع پر امت کا کیا بنے گا جب اعمال کی بھی پستی ہوگی اور علم کے بھی پستی ہوگی، اب کیا بنے گا؟ تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: ومن هي يا رسول الله؟

### نجات دہندہ فرقہ:

کہ اللہ کے رسول! وہ کون سا گروہ ہو گا جو جنتی ہو گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما أنا عليه وأصحابي۔ کہ جو میری سنت پہ میرے صحابہ سے پوچھ کر چلے گا ایسا آدمی جنت میں جانے والا ہو گا۔ تو جو اللہ کے نبی کی سنت صحابہ سے پوچھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحابہ سے پوچھے، نبی کا دین صحابہ سے پوچھ کر چلے اسے کہتے ہیں؛ اہل السنۃ والجماعت۔ تو اہل السنۃ و

الجماعت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نام دیا ہے۔ اس نام کا معنی ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے صحابہ سے پوچھ کر۔ اس لیے تمام مائیں، بہنیں اور بیٹیاں ذہن نشین کر لیں کہ اگر کوئی بندہ آپ سے پوچھے تم کون ہو؟ تو تم کہا کرو: ہم اہل السنۃ والجماعت ہیں۔

### سنت کی اطاعت فہم صحابہ کی روشنی میں:

تھوڑی سی بات میں اور عرض کر دیتا ہوں اس کو ذہن نشین فرمائیں۔ ہم اہل السنۃ والجماعت ہیں، سنت نبی کی لیتے ہیں اور اس کا فہم نبی کے صحابہ سے لیتے ہیں، سمجھتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ہیں۔ اگلا مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے میدان جہاد اور جنگوں میں زندگیاں گزار دی ہیں اور پورا دین لکھنے کا موقع نہیں ملا، اللہ تعالیٰ نے امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کو پیدا فرمایا، انہوں نے سارے دین کو جمع کر کے امت کے حوالے کر دیا ہے۔ تو دنیا میں امام تو کئی گزرے ہیں لیکن صحابہ کے بعد سب سے بڑے امام ”امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت“ ہیں۔ ان کا نام ”نعمان بن ثابت“ تھا، کنیت ”ابو حنیفہ“ تھی اور لقب ”امام اعظم“ تھا۔

### ایک غلط فہمی کا ازالہ:

ایک بات مردوں میں مشہور ہے اور خصوصاً عورتوں میں یہ بات بڑی مشہور ہے کہ ان کو ”ابو حنیفہ“ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی بیٹی کا نام ”حنیفہ“ تھا۔ یہ میں نے خود بچپن میں عورتوں سے سنا ہے کہ بعض عورتیں کہتیں: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پوچھنے کیلئے آئی اور کہا کہ ہمیں ایک مسئلہ سمجھائیں۔ امام صاحب نے فرمایا وہ کیا؟ اس نے کہا: ہمیں مسئلہ یہ بتائیں کہ ایک

مرد چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے، ایک عورت چار خاوند کیوں نہیں کر سکتی؟ تو کہتے ہیں: جی، امام صاحب کی بیٹی کھڑی تھی، اس نے کہا: جی، میں اس مسئلہ کا جواب دیتی ہوں لیکن میری شرط یہ ہے کہ آپ کی کنیت ”ابو حنیفہ“ چلے گی۔ فرمایا: تو بتادے۔ اس عورت نے کہا: دیکھو! تم ایسا کرو کہ ایک گلاس خالی لے لو، اس میں چار عورتوں کا تھوڑا تھوڑا دودھ نکال کے لاؤ۔ وہ تھوڑا تھوڑا دودھ نکال کے اس کے اندر لے آئیں۔ اس نے کہا: اب اس میں سے ہر عورت اپنا دودھ الگ الگ کرے۔ ان عورتوں نے کہا: یہ دودھ الگ الگ نہیں کر سکتیں۔ تو اس لڑکی نے کہا: دیکھو جس طرح چار عورتیں اپنا دودھ الگ الگ نہیں کر سکتیں اگر ایک عورت کے چار شوہر ہوں گے اور چار شوہر ایک عورت کے پاس جائیں گے تو جو بچہ پیدا ہو گا وہ کس شوہر کا ہو گا؟ انہوں نے کہا: ہم تو فیصلہ نہیں کر سکتیں اب لڑکی نے کہا: جس طرح چار عورتوں کا دودھ ایک گلاس میں ہو تو یہ فیصلہ نہیں ہو سکتا کہ کتنا دودھ کس کا ہے اور کون سا ہے؟ اسی طرح اگر چار شوہروں کی ایک بیوی ہوگی تو پیدا ہونے والی اولاد کا فیصلہ مشکل ہو گا کہ یہ اولاد کس کی ہے؟ تو اس دن سے امام صاحب کا نام ”ابو حنیفہ“ رکھ دیا گیا۔

یہ واقعہ بالکل غلط ہے اور بالکل بے سند ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس لیے یہ بات ذہن نشین فرمائیں کہ امام صاحب کو امام ابو حنیفہ اس لیے نہیں کہتے کہ ان کی بیٹی کا نام حنیفہ تھا امام صاحب کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام حماد تھا، بیٹی ان کی تھی نہیں۔

الخیرات الحسان: ص 17

ابو حنیفہ کہنے کی وجہ:

”ابو حنیفہ“ کیوں کہتے ہیں؟ عربی زبان میں حنیفہ کہتے ہیں ”خالص دین“

کو۔ تو امام صاحب نے چونکہ خالص دین امت کو لکھوایا ہے، اس لیے ان کو ابو حنیفہ کہتے ہیں یعنی خالص دین لکھوانے والا۔

جیسے پہل کرنے کو ”بکر“ کہتے ہیں، اور وہ درخت جس پر پہلا پھل آئے، اس کا نام ہوتا ہے ”بکوره“ کہ یہ پہلی بار آیا ہے اور ایسی عورت جو شادی شدہ نہ ہو اور اس کا خاوند پہلی بار اس کے پاس آئے تو ایسی عورت کو کہتے ہیں ”باکرہ“۔ تو چونکہ ”بکر“ کا معنی ہوتا ہے پہل کرنا اور عربی زبان میں ابو کا معنی ”والا“ بھی آتا ہے اس لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ”ابو بکر“ کہتے ہیں کہ یہ اسلام لانے میں پہل کرنے والے ہیں۔ تو چونکہ امام صاحب رحمہ اللہ نے دین لکھوانے میں پہل کی ہے ان کو کہتے ہیں ابو حنیفہ تو یہ دین لکھوانے والے ہیں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، حضرت فاطمہ سے پوچھا: تمہارا خاوند کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی ہے تو وہ غصہ ہو کر باہر چلے گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندے کو بھیجا کہ جاؤ، جا کر علی کو دیکھو! اس نے اطلاع دی کہ مسجد میں ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں گئے، دیکھا حضرت علی وہاں لیٹے ہوئے تھے، اور ہوا چلنے کی وجہ سے ان پر مٹی آپڑی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُمْ يَا أَبَا تُرَابٍ

المجمع الکبیر للطبرانی: رقم الحدیث 6010

کہ اے مٹی پر لیٹنے والے! اٹھ جا۔ اس دن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ”ابو تراب“ پڑی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مٹی کے باپ تھے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ مٹی پر لیٹنے والے تھے۔

اسی طرح ”ابو ہریرہ“ کا معنی ”بلی کے بچے والے“ ہے۔ ابو ہریرہ آئے



اور ان کے ہاتھ میں بلی کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا، جو انہوں نے اپنی آستین کے اندر رکھا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ابا ہریرۃ، بلی کے بچے والا اس دن سے نام پڑ گیا ”ابو ہریرہ“ اس کا مطلب تھا کہ بلی کے بچے والا، یہ مطلب نہیں تھا کہ بلی کے بچے کا باپ تھے۔

اس طرح امام صاحب کی کنیت ”ابو حنیفہ“ ہے۔ تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ دین خالص کو لکھوانے والے ہیں۔ تو چونکہ ہمارے امام نے دین لکھوایا ہے، امام ابو حنیفہ کو ماننے والے۔

### دیوبندیت کسے کہتے ہیں؟:

اسی طرح ہم دیوبندی بھی ہیں۔ ”دیوبند“ کا مطلب کیا ہوتا ہے بعض لوگوں نے دین میں اضافہ کیا ہے اور بعضوں نے دین میں کمی کی ہے تو دیوبند کے علماء وہ تھے جنہوں نے دین میں کمی اور اضافے کو روک دیا ہے، اس لیے ان کو کہتے ہیں علماء دیوبند۔

### علماء دیوبند کا معنی:

علماء دیوبند کا معنی ”دین کے پہریدار“ ہیں۔ جس طرح ایک قیمتی گھر بن جائے اور کوئی گھر سے چوری کرے تو پہریدار اندر سے کوئی چیز لانے نہیں دیتا اور اگر کوئی باہر سے کوڑا کرکٹ اندر گھر میں پھینکے تو پہریدار اس کوڑے کو گھر میں ڈالنے بھی نہیں دیتا۔

### علمائے دیوبند کا اساسی نظریہ:

علماء دیوبند سنت کو چوری کرنے والے کو دین سے چوری بھی نہیں کرنے دیتے اور دین کے اندر بدعت کو بھی داخل نہیں کرنے دیتے۔ اس لیے ان کو

کہتے ہیں کہ یہ دین کے پہریدار ہیں۔ تو ہمارا اصل نام کیا ہے، اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی۔ حنفی؛ اس لیے کہ ہمارے امام نے دین لکھوایا ہے، دیوبندی؛ اس لیے کہ ہمارے علماء نے دین کو بچایا ہے۔ تو ہم دین کو لکھوانے والے بھی ہیں اور دین کو بچانے والے بھی ہیں۔

### ہمارا نام اور ہمارا کام:

نمبر 1۔ ہمارا نام کیا ہے؟

نمبر 2۔ ہمارا کام کیا ہے؟

اب اگر کوئی تم سے پوچھے: تمہارا نام کیا ہے؟ تو صاف کہہ دیں: ہمارا نام اہل سنت والجماعت ہے، اگر کوئی پوچھے: بھائی تمہارا کام کیا ہے؟ تو کہہ دیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور بحیثیت امتی ہونے کے ہمارا کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دنیا میں پھیلانا بھی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بچانا بھی ہے۔ جس کو میں یوں بیان کرتا ہوں کہ امت کو ایمان اور اعمال پر لانا بھی ہے اور امت کے ایمان اور اعمال کو بچانا بھی ہے۔

یہ ہمارا کام ہے کہ امت کو ایمان اور عمل پر لائیں اور جو اس پر آئیں تو ان کے ایمان اور اعمال کو بچائیں۔ یہ مردوں کے ذمہ بھی ہے اور عورتوں کے ذمہ بھی ہے مرد اپنی ترتیب پر کام کریں عورتیں اپنی ترتیب پر کام کریں۔

مردوں کا کام ہے باہر دین کا کام کرنا اور عورتوں کا کام ہے چار دیواری کے اندر دین کا کام کرنا، بچوں کی صحیح تربیت کرنا، خاوند کی خدمت کا خیال رکھنا، اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنا، کھانے پکانے کا اہتمام کرنا۔ تو باہر کے کام مردوں کے ذمے ہیں اور گھر کے کام عورتوں کے ذمے ہیں۔ یہ ترتیب وہ ہے جو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان خود لگائی ہے کہ علی! تم باہر کے کام کرو اور زہرا! تم گھر کے کام کرو۔

### مرد و عورت کے کاموں کی تقسیم کا دائرہ کار:

اس لیے مرد دین کا کام باہر کرے، عورتیں دین کا کام گھر کے اندر کریں۔ عورت اپنے بچے کی صحیح تربیت کرے، اپنے گھر سے بدعات کو ختم کرے، رسومات کو ختم کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا ماحول اپنے گھر کو دے، ان شاء اللہ گھر کا ماحول نورانی ہو جائے گا۔ مرد باہر نبی کے سنتوں کو پھیلائیں گے، باہر کا ماحول نورانی ہو جائے گا۔ اگر گھر اور باہر کا سارا ماحول نورانی بنانا چاہتے ہیں تو مرد بازاروں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتوں کو عام کر دیں اور عورتیں گھر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو عام کریں۔

### فتیج رسوم کا قلع قمع کیجیے:

ہمارے معاشرہ میں عورتوں نے ایسے فتیج رسم و راج شروع کیے ہیں کہ الامان والحفیظ، بندے کو سن کر بھی شرم آتی ہے۔ عورتوں کو دیکھو تو بال کٹوا رہی ہیں، کیوں کہ خاوند خوش ہوتے ہیں، مرد داڑھی کٹوا دے گا، کیوں کہ میری بیوی خوش ہوتی ہے۔ بھائی! نہ مرد داڑھی کٹوائے عورت کو خوش کرنے کیلئے اور نہ عورت بال کٹوائے مرد کو خوش کرنے کیلئے۔ مرد بھی سوچے کہ نبی کیسے خوش ہوتے ہیں اور عورتیں بھی سوچیں کہ ہمارے نبی کس سے خوش ہوتے ہیں؟ اللہ کے نبی خوش ہوتے ہیں مرد مٹھی بھر ڈاڑھی رکھے، اور عورت بال لمبے رکھے۔

حدیث مبارک میں ہے کہ اللہ کے فرشتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں:

سبحان الله الذي زين الرجال باللحي والنساء بالذوائب

الفردوس بماثور الخطاب: رقم الحديث 6488

اے اللہ! تو پاک ہے مرد کو ڈاڑھی دے کر تو نے زینت دی ہے اور عورت کو لمبے بال دے کر تو نے زینت دی ہے۔ تو مرد کا حسن ڈاڑھی میں ہے اور عورت کا حسن سر کے بالوں میں ہے۔ اسی طرح ایک نیا رواج شروع ہو گیا ہے عورتوں میں، اپنے بھنویں کٹوانا شروع کر دیے ہیں اور اپنے ابرو کٹواتی ہیں اور ابرو کے بال باریک کرواتی ہے۔ اللہ ہدایت عطا فرمائے کہ عورتوں نے یہ کیا کام شروع کر دیا ہے کہ اپنے چہرے کو گندابنا لیتی ہیں، جو حسن اللہ نے عطا فرمایا اسی حسن کو کافی سمجھو اور اپنی طرف سے شیطانی حسن کے اضافے مت کرو۔

جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے:

بعضوں نے تو یہ کام شروع کر دیا ہے کہ خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے۔ اس سے بچا کریں، مرد کو چاہیے خوشبو لگائے، عورت کو چاہیے رنگ کا استعمال کرے لیکن وہ بھی باہر کیلئے نہیں اپنے شوہر کیلئے۔ مرد تو خوشبو لگا کے باہر جائے لیکن اگر عورتیں خوشبو لگا کر باہر نکلیں تو ان پر لعنت برستی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلیں قطعاً خوشبو لگا کر باہر نہ نکلیں۔

شوہر کی دل بستگی:

گھر کے اندر ٹھہریں خوشبو لگائیں شوہر کیلئے لگائیں جب شوہر گھر میں آتا ہے اتنی گندی حالت میں ہوتی ہیں کہ شوہر کا قریب آنے کو دل نہیں کرتا اور باہر جب کسی شادی کو جانا چاہیں تو پھر دلہن کی طرح بناؤ سنگار کر کے جاتی ہیں، اس کی شریعت میں گنجائش نہیں۔ اس لیے میں گزارش کرتا ہوں عورت کو چاہئے اپنے گھر میں اپنے آپ کو بنا سنوار کے رکھے اور بازار میں اس حالت میں نہ جائے کہ شیطان اس کے اوپر حملہ کرے۔

## کرنے کے کام:

بہر حال میں نے دو باتیں آپ کے سامنے بیان کی ہیں کہ ہمارا نام اہل السنّت والجماعت ہے اور ہمارا کام امت کو ایمان اور اعمال پر لانا اور امت کا ایمان اور اعمال بچانا ہے۔ ہم اپنے نام کا بھی خیال کریں اور ہم اپنے کام کا بھی خیال کریں۔ اللہ ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ مجھے سے بھی راضی ہو اللہ آپ سے بھی راضی ہو۔

## صراطِ مستقیم کو رس کا اجراء

میری تمام خواتین سے گزارش ہے میں ہر بیان میں عرض کرتا ہوں ماہانہ بیان میں پابندی سے شرکت کریں اور وقت پر آنے کا اہتمام کریں، اپنی بچیوں کو مدرسے میں داخل کروائیں، چھٹیاں آنے والی ہیں جون کی، ان شاء اللہ اس دفعہ بھی ایک مہینے کا ”صراطِ مستقیم کو رس“ ہوگا۔

## خوب محنت کی ضرورت:

ابھی سے اپنے گاؤں میں آواز لگائیں کہ صراطِ مستقیم کو رس کرنا ہے ان شاء اللہ، اپنی بچیاں جو سکول سے فارغ ہو رہی ہیں ان کو مدرسے میں داخل کروائیں، قرآن کریم کو ناظرہ و حفظ کریں، اپنی بچیوں کو بھی حفظ کرواؤ، اپنے بچوں کو بھی حافظ بناؤ اور قرآن کے ساتھ دل لگاؤ۔ اللہ کے نبی کے دین کے ساتھ اپنے گھر کو روشن کرو، اللہ ہمارے گھر بار کو روشن فرمائے گا اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت کی پریشانیوں سے نجات دے اور عافیت کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

## شاہ التمش کے چار امتیازی اوصاف

ام محمد

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو کھرام مچ گیا۔ جنازہ تیار ہوا، ایک بڑے میدان میں لایا گیا بے پناہ لوگ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ انسانوں کا ایک سمندر تھا جو حد نگاہ تک نظر آتا تھا۔ جب جنازہ پڑھنے کا وقت آیا، ایک آدمی آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کا وکیل ہوں۔ حضرت نے ایک وصیت کی تھی۔ میں اس مجمعے تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں، مجمعے پر سناٹا چھا گیا وکیل نے پکار کر کہا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ نے یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس کے اندر چار خوبیاں ہوں۔

- زندگی میں اس کی تکبیر اولیٰ کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔
  - اس کی تہجد کی نماز کبھی قضا نہ ہوئی ہو۔
  - اس نے غیر محرم پر کبھی بھی بری نظر نہ ڈالی ہو۔
  - اتنا عبادت گزار ہو کہ اس نے عصر کی سنتیں بھی کبھی نہ چھوڑی ہوں۔
- جب یہ بات سنائی گئی تو مجمعے پر سناٹا چھا گیا۔ کافی دیر گزر گئی، کوئی نہ آگے بڑھا۔ آخر کار ایک شخص روتے ہوئے حضرت خواجہ رحمہ اللہ کے جنازے کے قریب آئے۔ جنازہ سے چادر اٹھائی اور کہا۔ حضرت! آپ خود تو فوت ہو گئے مگر میرا راز فاش کر دیا۔ اس کے بعد بھرے مجمعے کے سامنے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر قسم اٹھائی کہ میرے اندر یہ چاروں خوبیاں موجود ہیں۔ یہ شخص وقت کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش تھے۔

## ام المومنین صدیقہ کائنات

حافظ محمد احمد حسنین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض وفات شدت اختیار کر چکا تھا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی کو داغ مفارقت دینے والے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئیں تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ٹیک لگائے ہوئے جلوہ افروز تھے۔

اسی اثناء میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ مسواک لئے حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں داخل ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی طرف دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مزاج نبوت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اچھی طرح آشنا تو تھیں ہی آپ رضی اللہ عنہا فوراً سمجھ گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی سے مسواک لی اور مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک قبول فرمائی اور تندرست آدمی کی طرح مسواک فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فخریہ طور پر فرمایا کرتی تھیں تمام بیویوں میں مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت میں بھی میرا جھوٹا اپنے منہ مبارک سے لگایا رواہ مسلم کتاب السلام (4065) والترمذی، کتاب الدعوات (3418)

## بے پردگی پر مدنی تجزیہ

عائشہ بنت ارشد علی، سرگودھا

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سفر کر رہے تھے ایک انگریز اپنی میم صاحبہ کو لے کر سامنے بیٹھ گیا۔ میم بے پردہ تھی۔ جب اس کو پتہ چلا کہ یہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو اس نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی کہنے لگا دیکھو اسلام اپنی عورتوں کو گھروں میں جیل کی طرح قید رکھتا ہے ہم تو اپنی عورتوں کو آزادی دیتے ہیں دیکھو! یہ میرے ساتھ گھوم رہی ہے زندگی کی عیش و آرام کے دن گزار رہی ہے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ پہلے تو سنتے رہے پھر سوچا کہ یہ سیدھی طرح ماننے والا نہیں، ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنا پڑے گا چنانچہ گرمی کا موسم تھا آپ کا رفیق سفر ہمراہ تھا اور قدرتاً شکنجہ بنانے کیلئے کچھ لیموں وغیرہ اور چینی اپنے ساتھ رکھوائی تھی آپ نے اشارہ کیا کہ ذرا شکنجہ بنائیں کے ایک دو گلاس بناؤ بہت گرمی ہے اس نے تھرماس سے ٹھنڈا پانی نکالا چینی ملائی لیموں کا ٹاب جب انگریز کے سامنے لیموں کاٹے تو اس کے منہ میں بھی پانی آگیا وہ بھی بڑی شوق کی نظروں سے شکنجہ بنانے کو دیکھ رہا تھا اب اس سے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ آپ بڑے محبت بھری نظروں سے اس شکنجہ بنانے کو دیکھ رہے ہیں؟ اس نے کہا جی آپ کو پتہ ہے کہ گرمی ہے پیاس ہے اور لیموں تو چیز ہی ایسی ہے کہ اس کو دیکھ کر منہ میں پانی آجاتا ہے اب حضرت نے اس پر چوٹ لگائی کہ جس طرح گرمی کے موسم میں پیاسا لیموں دیکھے تو اس کے منہ میں پانی آتا ہے تو یہ جو تمہاری میم صاحبہ بیٹھی ہیں اس کو دیکھ کر جتنے بھی ریل میں مرد ہیں سب کے منہ میں پانی آ رہا ہے اب تو ایسا شر مندہ ہوا کہ اس کی نظریں نیچی لگ گئیں۔



## نماز اہل سنت والجماعت ..... سجدہ سہو کا بیان

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن

کی زیادتی پر سجدہ سہو کرنا:

1: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَبِلَ لَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَحَدْتُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا صَلَّيْتُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَنَى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحَهُ فَقَالَ ... إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

صحیح مسلم ج 1 ص 211، صحیح البخاری ج 1 ص 58

**ترجمہ:** حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جس میں کمی یا زیادتی ہو گئی۔ جب سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! نماز میں کچھ (کمی یا زیادتی) واقع ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون سی؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے اس طرح نماز پڑھی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں تہ کئے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ خوب سوچ بچار کر کے صحیح صورت حال کے مطابق نماز مکمل کرے پھر (آخر میں) دو سجدے کر لے۔“

2: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلَمْ يَدِرْ زَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

سنن ابی داؤد ج 1 ص 154، صحیح مسلم ج 1 ص 211

**ترجمہ:** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کم پڑھی ہے یا زیادہ، تو اسے چاہئے کہ (آخری تشهد) بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کر لے

### سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ صَلَّيْتُ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا سَلَّمَ.

صحیح البخاری ج 1 ص 163، سنن النسائی ج 1 ص 185

### ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھائیں۔ تو آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسے؟ کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

### سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا:

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

سنن ابن ماجہ ج 1 ص 85، سنن ابی داؤد ج 1 ص 149

**ترجمہ:** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ہر سہو میں دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔

### سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا:

1: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِصْبِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ... فَصَلَّى الرُّكْعَةَ الْآتِيَةَ كَأَن تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

صحیح مسلم ج 1 ص 214

**ترجمہ:** حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو کہا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی پھر سلام کیا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر آخر میں سلام پھیرا۔“

2: عَنْ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابًا بَكْرًا وَعَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَسْلُمُونَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 59، رقم الحدیث 3081

**ترجمہ:** حضرت حسن سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک سلام پھیرتے تھے۔

**تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا:**

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَّكَتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ وَكَبَّرَ ظَنَنْكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلَّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ۔

سنن ابی داؤد ج 1 ص 154

**ترجمہ:** حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز میں ہو اور شک پڑ جائے کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟ اور زیادہ گمان یہ ہو کہ چار ہی پڑھی ہیں تو تشہد پڑھو پھر دو سجدے کرو سلام سے پہلے بعد میں بھی تشہد پڑھو پھر سلام پھیرو۔“

(جاری ہے)

## ڈرائی فروٹ کیک

اہلیہ عابد جمشید

وزن	اجزاء
200 گرام	میدہ
200 گرام	مکھن
200 گرام (باریک پیس کر چھان لیں)	چینی
4 عدد	انڈے
2 ٹی اسپون	بیکنگ پاؤڈر
ایک پیالی	ڈرائی فروٹ مکس
آدھی پیالی	مربے یا اشرفیاں
حسب ذائقہ	ونیلا ایسنس

ترکیب:

سب سے پہلے انڈے ایک پیالے میں ہینڈ بیٹر یا الیکٹرک بیٹر کی مدد سے جھاگ بننے تک بیٹ کر لیں۔ پھر اس میں مکھن اور پیسی چینی شامل کر کے اچھی طرح بیٹ کریں۔ میدہ اور بیکنگ پاؤڈر کو دو دفعہ چھان کر اس آمیزے میں آہستہ آہستہ شامل کر لیں۔ یہاں تک کہ آمیزہ اچھی طرح یکجان ہو جائے۔ پھر اس میں ونیلا ایسنس اور ڈرائی فروٹ، مربہ جات شامل کر کے کیک کے سانچے (سانچے کو ذرا سا مکھن اور پھر میدہ ڈال کر گریس کر لیں) میں ڈال کر پہلے سے پری ہیٹ اوون میں 180 ڈگری پر ٹھیک 30 منٹ کے لئے بیک کر لیجیے۔



# مرکز اہل السنّت والجماعت

زیر سرپرستی

محمد الیاس گھمن

## ایک ادارہ، ایک تحریک

### شعبہ جات

شعبہ حفظ القرآن الکریم

ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوة (برائے فضلاء کرام) ماہ شوال تا ماہ شعبان

پندرہ روزہ دورہ تحقیق المسائل (برائے طلبہ عظام) ماہ شعبان

تین روزہ تحقیق المسائل کورس (برائے عوام الناس)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات شام تا اتوار صبح ۱۰ بجے

ماہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وساکنین)

ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تا عشاء

قافلہ حق (سہ ماہی) - فقیہ (ماہنامہ) - بنات اہل السنّت (ماہنامہ برائے خواتین)

مکتبہ اہل السنّت والجماعت

(فکری و نظریاتی کتب، پوسٹرز، آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی ترسیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت کا ادارہ)

احتاف میڈیا سروس [www.ahnafmedia.com](http://www.ahnafmedia.com)

(پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احتاف ٹرسٹ (مندرجہ بالا تمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ زکوٰۃ، عشر صدقات کی مدد میں تعاون فرمائیں

محمد الیاس

اکاؤنٹ نمبر  
1401-03600000900

میزان بینک سرگودھا

مرکز اہل السنّت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

E-mail: [markazhanfi@gmail.com](mailto:markazhanfi@gmail.com) 0346-7357394 - 048-3881487